

نور الادب

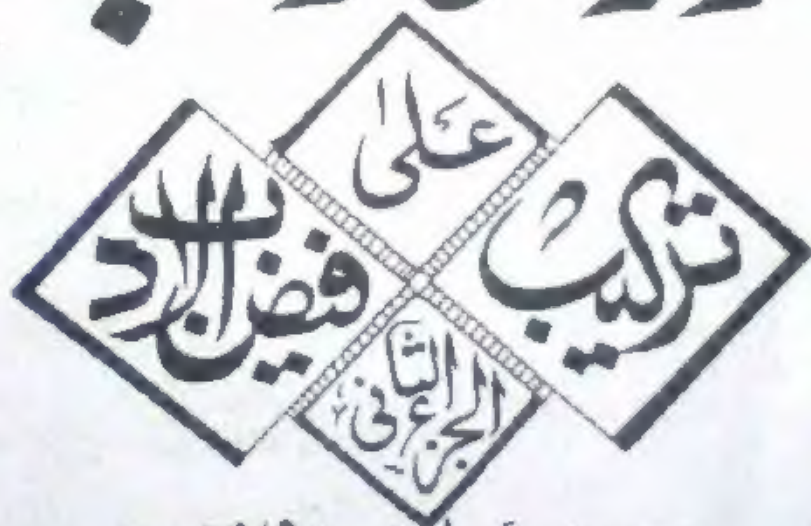


بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پیر و نحوی کی سائنی پر

اجواب و تحفہ مستجابہ

نور الادب



مؤلف

(مولانا) محمد نور علی نوری منظر القادری

کتاب خانہ قادریہ الٰہی بازار، سدھار تھ نگر
ناشر

مکتبہ اسلامیہ
102564

167

اس کا فاعل شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جلا اسمیہ ہو کر جز مقبدا ابی جز سے مل کر جمل اسمیہ
 جزیرہ ہوا۔۔۔ **هَذَا الْقَبَاءُ حَسَنٌ** یہ نام خوبصورت ہے، **هَذَا** اسم اشارہ موصوف
 البجاء اشارہ صفت اسم اشارہ موصوف ہے اشارہ الیہ صفت سے مل کر مقبدا حسن شبہ
 فعل اس میں **هو** ضمیر پوشیدہ فاعل شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جلا اسمیہ ہو کر جز مقبدا ابی
 جز سے مل کر جمل اسمیہ جزیرہ ہوا۔۔۔ **قَلْبِي عَنْ ذُنِّ (سِرِّدول غلیس ہے) تَلَبَّ مَعَاتِي**
 ضمیر مضاف الیہ مضاف ہے مضاف الیہ سے مل کر شبہ محذون اسم مفعول اس میں **هو** ضمیر
 پوشیدہ نائب فاعل اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جلا اسمیہ ہو کر جز مقبدا ابی جز سے
 مل کر جمل اسمیہ جزیرہ ہوا۔۔۔ **تِلْكَ الْقُبَّةُ خُضْلَةٌ (یگنبد سبز ہے) تِلْكَ** اسم اشارہ موصوف
الْقُبَّةُ اشارہ الیہ صفت اسم اشارہ موصوف ہے اشارہ الیہ صفت سے مل کر مقبدا خضض
 فعل اس میں **هو** ضمیر پوشیدہ فاعل شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جلا اسمیہ ہو کر جز مقبدا ابی جز سے
 مل کر جمل اسمیہ جزیرہ ہوا۔۔۔ **مَا بَيْدَاكَ؟ (تیرے ہاتھ کیا ہے؟) مَا** اسم استعجاب
 مقبدا ب حرف جار **بید** مضاف الیہ مضاف ہے مضاف الیہ سے مل کر محذور جار اپنے
 محذور سے مل کر ظرف مستقر ہوا ثابت کا ثابت اسم فاعل اسمیہ **هو** ضمیر پوشیدہ نائب فاعل اسم
 فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جلا اسمیہ ہو کر جز مقبدا ابی جز سے مل کر جمل اسمیہ
 جزیرہ ہوا۔۔۔ **بَيْدَا خَيْرٌ نِعْلُهُ (سیرے اچھے ہیں نعل نقشہ ہے) ب** حرف جار
نیل مضاف الیہ ضمیر مضاف الیہ مضاف ہے مضاف الیہ سے مل کر محذور جار اپنے
 محذور سے مل کر ظرف مستقر ہوا اشارہ کا ثابت اسم فاعل اسمیہ **هو** ضمیر پوشیدہ نائب فاعل اسم
 فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جلا اسمیہ ہو کر جز مقبدا ابی جز سے مل کر جمل اسمیہ
 مؤخرانی جز مقبدا سے مل کر جمل اسمیہ جزیرہ ہوا۔۔۔ **سَأَيْتُ ذَمِيذِلِيلَ (زید کی**
تخواہ کم ہے) سَأَيْتُ مضاف نائب مضاف الیہ مضاف ہے مضاف الیہ سے مل کر مقبدا
 قلیل شبہ فعل اس میں **هو** ضمیر پوشیدہ فاعل شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جلا اسمیہ
 ہو کر جز مقبدا ابی جز سے مل کر جمل اسمیہ جزیرہ ہوا۔۔۔ **فَنَ أَتَتْ؟ (تو کون ہے؟) فَنَ**
 اسم استفہام مقبدا **أَتَتْ** ضمیر و امدہ کما مضر کی مرفوع مستقل جز مقبدا ابی جز سے مل کر جمل
 اسمیہ جزیرہ ہوا۔۔۔ **أَنَا سَأَيْتُ (میں زید ہوں) أَنَا** ضمیر و امدہ مکمل کی مرفوع مستقل
 مقبدا سَأَيْتُ جز مقبدا ابی جز سے مل کر جمل اسمیہ جزیرہ ہوا۔۔۔ **أَلْبَكْرِيَّتُ رَحِيْفٌ**
 (راجی سستی ہے) **أَلْبَكْرِيَّتُ** مقبدا سَأَيْتُ شبہ فعل اس میں **هو** ضمیر پوشیدہ فاعل

شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جلا اسمیہ ہو کر جز مقبدا ابی جز سے مل کر جمل اسمیہ جزیرہ ہوا۔۔۔
هَذَا الشَّارِعُ مُقْبَدٌ دیر سے کھڑا ہے، **هَذَا** اسم اشارہ موصوف اشارہ الشَّارِعُ
 الیہ صفت اسم اشارہ موصوف ہے اشارہ الیہ صفت سے مل کر مقبدا مُقْبَدٌ اسم مفعول اس میں
هو ضمیر پوشیدہ نائب فاعل اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جلا اسمیہ ہو کر جز مقبدا
 ابی جز سے مل کر جمل اسمیہ جزیرہ ہوا۔۔۔ **تَحْفُظُ عَلَى الْوَضْوَاءِ (محذور وضو ہے)**
تَحْفُظُ مقبدا **عَلَى** حرف جار **الْوَضْوَاءِ** محذور جار اپنے محذور سے مل کر ظرف مستقر ہوا
 ثابت کا ثابت اسم فاعل اسمیہ **هو** ضمیر پوشیدہ نائب فاعل اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر
 سے مل کر شبہ جلا اسمیہ ہو کر جز مقبدا ابی جز سے مل کر جمل اسمیہ جزیرہ ہوا۔۔۔ **الْوَقْدُ**
وَسَبْعٌ (چو لھا چوڑا ہے) الْوَقْدُ مقبدا **وَسَبْعٌ** شبہ فعل اس میں **هو** ضمیر پوشیدہ
 فاعل شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جلا اسمیہ ہو کر جز مقبدا ابی جز سے مل کر جمل اسمیہ
 جزیرہ ہوا۔۔۔ **زَيْدٌ حَدَّثَنِي الْأَسْلَاهُ (زید نے مسلم سے) زَيْدٌ** مقبدا
 مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف ہے مضاف الیہ سے مل کر جز مقبدا ابی جز
 سے مل کر جمل اسمیہ جزیرہ ہوا۔۔۔ **أَنْتَ ذُكُوْرٌ (توڑا نہیں ہے) أَنْتَ** ضمیر مقبدا
ذُكُوْرٌ جز مقبدا ابی جز سے مل کر جمل اسمیہ جزیرہ ہوا۔۔۔ **الْقَبْدِيلُ غَالِي (غالی نہیں ہے)**
الْقَبْدِيلُ مقبدا **غَالِي** اسم فاعل اسمیہ ہو کر ضمیر پوشیدہ نائب فاعل اسم فاعل اپنے فاعل سے
 مل کر شبہ جلا اسمیہ ہو کر جز مقبدا ابی جز سے مل کر جمل اسمیہ جزیرہ ہوا۔۔۔ **أَفِي**
حَدَّثَنِي السِّنِّ (بے شک میں تو عمر ہوں) أَفِي حرف شبہ فعل **فِي** ضمیر اس کا کام
حَدَّثَنِي مضاف الیہ مضاف الیہ مضاف ہے مضاف الیہ سے مل کر جز حرف شبہ
 فعل اپنے اسم و جز سے مل کر جمل اسمیہ جزیرہ ہوا **أَفِي** **عَلَى** القنوس **وَلَوْ مِلْدَا** **أَفِي**
 فعل امر ماضی معرفت اس میں **أَنْتَ** کہ ضمیر پوشیدہ فاعل **عَلَى** حرف جار **القنوس** محذور جار
 اپنے محذور سے مل کر ظرف لغو ہوا فاعل کا فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جمل فعلیہ
 ہوا۔۔۔ **الْقَبْدِيلُ غَالِي (کامیابا ہے) الْقَبْدِيلُ** مقبدا **غَالِي** شبہ فعل
 اس میں **هو** کہ ضمیر پوشیدہ فاعل شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جلا اسمیہ ہو کر جز مقبدا ابی
 جز سے مل کر جمل اسمیہ جزیرہ ہوا۔۔۔ **مَنْ تِلْكَ شَدِيدٌ (تیری آواز زوردار ہے)**
مَنْ تِلْكَ مرکب اضافی مقبدا **شَدِيدٌ** شبہ فعل اس میں **هو** کہ ضمیر پوشیدہ فاعل
 شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جلا اسمیہ ہو کر جز مقبدا ابی جز سے مل کر جمل اسمیہ جزیرہ ہوا۔۔۔

جدا سید ہو کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوتی حرف مشبہ
بفعل کی حرف مشبہ بفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ خَبِيرٌ
راور اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے۔ وَاذْكُرْ جَلَالَاتِ مَقْدَارِ عَلِيٍّ بَرَكِيْبِ
سابق خبر اول مکینہ ترکیب سابق خبر دوم مقبدا اپنے دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ
ہوا۔

(لائے نقی جنس)

الاستحاب (باروں) مع شغف، واحد استحاب، جمع استحاب۔ الحاجة (ضرورت) جمع حاج، حو، ح، حاجات، حوائج۔ مثلاً اجاره کار،
پسکارا، لایند رہی ہے کوئی چسکارہ یعنی ضروری ہے۔ الا دگر حرف استثناء
جیسے جاء النعمان الا سیدم (زید کے علاوہ سب لوگ آئے) اور کسی صفت کیلئے
غیر کے معنی میں جاتا ہے جیسے لا رجال الا رجالك (میرے آدمی ہمارے
آدمیوں کے علاوہ ہیں) اور کسی نقی کے بعد مصر کے لئے آتا ہے جیسے ما ضروب الا
زید یعنی زید ہی نے ہمارا۔ ههنا (ریاں) ههنا اسم اشارہ ہے
مکان قریب کے لئے اور اسمیں خاصہ کے لئے ہے، اور کاف خطاب لاحق ہوتے
ہیں تو کہا جاتا ہے ههناك، اور کاف خطاب کے ساتھ ساتھ لام بید بھی لگایا جاتا ہے تو
کہا جاتا ہے ههناك۔ النحول (قدرت، دور بینی سال) جمع حوول، انخوان الا
بههناك (مشغول ہونا) مصدر باب النفعال۔ اليجو رکعواں جمع آباں۔
الفناسة (سمجھ) مصدر باب ضمایب (مکسر الفاء) ظاہر نظر سے باطن کو معلوم کرنا۔
اللہ مریقی (اللہ میرا رب ہے) کلام جلالہ مقبدا و ترکیب ترکیب اضافی خبر مقبدا
خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ لا شونیک لے (اس کا کوئی شریک نہیں) لا
لئے نقی جنس شونیک شبہ فعل با ناعل شبہ جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر اسم لے جار مجرور ہو کر ظرف
مستقر ہوا ثابت کا ثابت ترکیب سابق خبر لائے نقی جنس اپنے اسم و خبر سے مل کر
جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ رشوئت ثبیتی لا تظاہر لے (راز سے ظاہر ہے جی کہ ان کی
کوئی مثال نہیں) رشوئنا ترکیب اضافی مقبدا نقی موصوف لائے نقی جنس نقی اسم کا
اسم لے جار مجرور ہو کر ظرف مستقر ہا ثابت کا ثابت ترکیب سابق خبر لائے نقی جنس

اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صفت موصوف انہی صفت سے مل کر خبر ہوتی مقبدا
کی، مقبدا انہی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ لا سائل فی السداد دگر میں کوئی دیکھے، لا
لئے نقی جنس رجل اس کا اسم فی السداد قائم مقام خبر، لائے نقی جنس اپنے اسم و خبر سے مل کر
جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ لا استحاب فی السماء و آسمان میں کچھ داخل نہیں، نقی جنس علی ترکیب
لا رجل فی السداد۔ لا کتاب عند زید زید کے پاس کوئی کتاب نہیں ہے، لا
لئے نقی جنس کتاب اس کا اسم عند زید ترکیب اضافی مقبدا نقی مفعول فیہ ہوا ثابت کا ثابت
ترکیب سابق خبر لائے نقی جنس اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ لا علم
لک اصلاً (تجھے بالکل علم نہیں ہے) لا لائے نقی جنس علم اس کا اسم لک قائم مقام
خبر لائے نقی جنس اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا اصلاً مفعول مطلق فعل
محذوف اصل کا اصل فعل اسمیں کھو ضمیر پوشیدہ ناعل فعل اپنے ناعل اور مفعول مطلق
سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ لا حول ولا قوة الا باللہ وہیں ہے کوئی طاقت
اور قوت سوائے اللہ کے) لا لائے نقی جنس حول اس کا اسم الا باللہ مقدسین
الا حول استغاثہ حرف جار کل جلالہ مجرور ہوا اپنے مجرور سے مل کر مستثنی مفرغ
ہو کر ظرف مستقر ہوا موجودہ مقدور کا موجودہ اسم مفعول اسمیں ہو ضمیر پوشیدہ نائب ناعل اسم مفعول
اپنے نائب ناعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ خبریہ لائے نقی جنس اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ
خبریہ ہوا۔ واذ حرف عطف لا لائے نقی جنس قوة اس کا اسم الا حرف استغاثہ باللہ جار مجرور
مستثنی مفرغ ہو کر ظرف مستقر ہوا موجودہ مقدور کا موجودہ اسم مفعول اسمیں جہی ضمیر پوشیدہ
نائب ناعل اسم مفعول اپنے نائب ناعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ خبریہ لائے نقی جنس
اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف ہوا۔ لا حاجة لک الی اللہ وسیعہ دیکھ رہے کہ
کوئی ضرورت نہیں ہے) لا لائے نقی جنس حاجتہ مصدر جار مجرور ہو کر ظرف لغو ہوا
حاجتہ کا، حاجتہ اپنے ظرف لغو سے مل کر اسم، الی التوہیتہ جار مجرور ہو کر ظرف مستقر ہوا
حاجتہ کا، اسم ناعل اسمیں جہی کی ضمیر پوشیدہ ناعل، اسم ناعل اپنے ناعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ خبریہ لائے
نقی جنس اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ لا شئ للنقسم من الجواب قسم کے لئے جواب توہینہ
ہے) لا لائے نقی جنس شئ اس کا اسم للنقسم جار مجرور ہو کر ظرف مستقر ہوا ثابت کا ثابت الجواب
جار مجرور ہو کر ظرف مستقر ثابت، ثابت اسم ناعل اسمیں ہو ضمیر پوشیدہ ناعل اسم ناعل اپنے ناعل اور
دونوں ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ خبریہ لائے نقی جنس اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ

اے فاعل، حرف نفور اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ لا فحیحة بیننا
وَبَشِیْئَتِهِمْ (مارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں ہوگا) لآ لائے نفی میں توجہ اس کا
اسم بَشِیْئَتِہِ بترکیب اضافی معطوف علیہ واو حرف عطف بینکم بترکیب اضافی معطوف
معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول فیہ ہوا واقعہ اسم فاعل کا واقعہ اسم فاعل
اس میں جہی کی ضمیر پوشیدہ فاعل اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوا
خبر لائے نفی میں اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اِنَّ الْکُفْرَیْنَ لَا مَوَدَّةَ بَیْنِہُمْ
وَبَیْنَکُمْ (ان کافروں کا کوئی مددگار نہیں ہے) اِنَّ حرف مثبتہ بفعل الکفر فی اسم فاعل یا
فاعل اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر اسم ان لآ لائے نفی میں معطوف
اس کا اسم لکھ جاے مجرور ہو کر قائم مقام خبر لائے نفی میں اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ
خبریہ ہو کر خبر ہوئی حرف مثبتہ بفعل کی حرف مثبتہ بفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ
ہوا۔ وَیَضْحَکُوْا اللّٰہُ الْبَاطِلُ وَیَحْسِبُوْنَ اَنْھُمْ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّقْتَدِرُوْنَ (اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو مانتا
ہے اور کفار اپنی باتوں سے ثابت فرماتے ہیں) واو عاطفہ یا مستلف میمعو فعل مضارع
معروف واحد ذکر غائب ضمیر سے خالی کلامیات واقعہ اس کا فاعل الباطل مفعول بہ
فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ واو حرف عطف یحسبون
فعل مضارع معروف واحد ذکر غائب اس میں ہو کی ضمیر پوشیدہ فاعل راجع سب سے کو مطلق
الْحَقِّ مفعول بہ حرف جار کلماتہ بترکیب اضافی مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر حرف نحو
ہوا یحسبون فعل کا فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور حرف نحو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف
معطوف علیہ اپنے معطوف کے مجرور خبریہ معطوف ہوا۔ اَهْلَکْتُہُمْ ثَلٰثًا فَاصْبِرْ لِّهِنَّ
دَعْوٰیہُنَّ اِنَّ کُلَّ مُدَّکَا نِیْسٍ ہِیَ (اھلکْتُ فعل ماضی معروف صیغہ
جمع متکلم میں تا ضمیر جمع متکلم کہ تھیں! روز فاعل ہم ضمیر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور
مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا تا عاطفہ لآ لائے نفی میں تا ضمیر اس کا اسم
لکھ جاے مجرور ہو کر قائم مقام خبر لائے نفی میں اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
وَلَا تُسَبِّحُوْا ثَلٰثًا اللّٰہَ (اور اللہ تعالیٰ کی باتوں کو کوئی تبدیل کرنے والا نہیں ہے)
واو عاطفہ لآ لائے نفی میں مُسَبِّحُوْا اسم فاعل یا فاعل اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر
شبہ جملہ اسمیہ ہو کر اسم حرف جار کلماتہ اللہ بترکیب اضافی ہو کر مجرور جار اپنے مجرور سے
مل کر قائم مقام خبر لائے نفی میں اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اَوْ لَنُنٰکَ لَآ

خفایان لفظی الاخر کا اس کے دونوں آخر میں کوئی قصہ نہیں ہے، اولیٰ ثلث اسم اتانہ
مقدّم الاخر یعنی میں خلاق اس کا اسم لفظ جار مجرور ہو کر قائم مقام خبر اولیٰ فی
الاخر کا جار مجرور ہو کر قائم مقام خبر ثانی لانے والی جس میں اپنے اسم اور دونوں خبروں سے مل کر
جما اس خبر یہ ہو کر ہوئی مقبدا کی مقبدا اپنی خبر سے مل کر جملا اسمیہ خبر یہ ہوا۔ ان اللہ
مع الطہرین دے شک اللہ تعالیٰ صبر والوں کے ساتھ ہے، ان حرف مشبہ فعل کلر مابا
اس کا اسم مع الضاحین ترکیب اضافی خبر حرف مشبہ فعل اپنے اسم و خبر سے مل کر جملا
اسمیہ خبر یہ ہوا۔ فاغلبوا ان اللہ یکل شیئ علیہ (اور جان لو کہ اللہ ہر چیز کو جانتا ہے) وادعوا
لنقایہہمیز کو جانتا ہے) وادعوا عطف بامتنانہ اعلو فعل امر حاضر موعود مع ذکر افعال
ان حرف مشبہ فعل موصول حرفی کلر مالات اس کا اسم ب حرف جار حق متقی ترکیب
افعال مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف موعودم ہوا علیہ شے فعل کا علیہ شے فعل
اس میں ہو کی میرے وسیعہ ناعل شے فعل اپنے ناعل اور ظرف موعودم سے مل کر متبہ جملا اسمیہ
ہو کر خبر حرف مشبہ فعل اپنے اسم و خبر سے مل کر جملا اسمیہ خبر یہ ہو کر صلو موصول حرفی اپنے
صلو سے مل کر تبادل معر ہو کر مفعول یہ فعل اپنے ناعل اور مفعول بہ سے مل کر جملا فعلیہ ثانیہ

(مبدل منہ اور بدل) :- سینڈ الٹیمیا، ریموں کے سردار، جمع

النَّيَادُ، مَادَّةٌ، سَيَاتِدُ، الْأَنْبِيَاءُ

واحد في - أثوت (تيراب) جمع آباء - النشور رسلان - بعد رات قمر -

تصنیف (کول کتاب تیار کرنا، لکھنا) مصدر باب تفعیل — انعم (دجی، جماعت کثیر)

مع غُموۃ، اُھنام۔ اُنھاج (زیارت کرنے والا، حاجی) مع غُواج، معج، حُج۔

لعمامة فاعلم كامن (كاروان) جمع قوافل - أرد، يأرد، تأريد، أراد

سَلَامٌ رَدُّوْهُ نَازِلٌ مِّنْ سَمَاءٍ مُّسْتَقَرَّةٍ وَمِنْ دُونِهَا مُسْتَقَرَّةٌ

لئے حزن جبار سید الانبیاء ترکیب اضافی سے اور کلاسیک لہجہ میں لکھا ہے۔

لے لے کر مجروحہ جہاد اپنے مجروحہ سے مل کر وطن مستقر ہوا نازلۃً کا نازلۃً اس معامل

یہیں ہی لضمیر پوشیدہ فاعل اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شجرہ جیہ اسمیہ ہو کر

و بعد ازاں خبر سے علی اور عبد السمیع خبر ہوا۔ ابوک ذبیذ و عبد السمیع و تیرا باپ زید علیہ السلام

(پیروی کرنا) پیچھے پیچھے چلنا مصدر باب استفعال۔ المثلثة دون من من زلزل
 جمع مفعول۔ اذنا نا (ما، باب، واو) واحدات۔ المبتعائل (وہ جو مقدار تو لے کے
 اور ان کے جمع شاقیل۔ الازن (شفاویا) مصدر باب فعال۔ الاکثہ (اور در
 اندھا) مفت باب سماع ثبوت کما جمع کثہ۔ الانوص (سفید داغ والا) مفت باب
 سماع ثبوت بصر صاء جمع ثبوت۔ الاحیاء (حیوانا) مصدر باب فعال۔ المولیٰ (میرے
 فاعل مثنیٰ۔ الاذن (حکم، بابت) الضراط (راست) جمع ضراط۔ الاستقیم (میں)
 اسم فاعل باب استفعال۔ الاشیء (دردناک) تم ارسنا موسیٰ واحا ہارون
 (پیرم نے موسیٰ اور ان کے بھائی) علیہما الصلوٰۃ والسلام (تم عاظمہ اور سنا
 مفعول، ص معرف، فاعل موصی معطوف علیہ واو حرف عطف احاء بترکیب اضافی مدح
 من ہارون بدل، مبدل من اپنے بدل سے مل کر معطوف، معطوف علیہ، یہ معطوف سے
 مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ علیہ خبریہ ہوا۔ واثبتت مبلکہ
 آسانی ابو اھیمہ و اشفق و یعقوب (اور میں نے پیروی کی اپنے آپ ابراہیم و اسحق و
 یعقوب، علیہم الصلوٰۃ والسلام کے دیں کی) واو عاطفہ یا مست نفذ اتبعث فعل ماضی
 معرف فاعل مملکہ معان آنا معان ایہ معان ہی میری معان ایہ معان اپنے
 معان ایہ سے مل کر معان الیہ ہوا مملکہ معان کا معان، بے معان الیہ سے مل کر معان
 منہ اسواھیمہ معطوف علیہ واو حرف عطف استحق معطوف واو حرف عطف یعقوب
 معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر بدل، مبدل من اپنے بدل سے مل کر
 مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ علیہ خبریہ ہوا۔ ان الله لا یعلم
 مثقال ذرۃ۔ (بے شک اللہ تعالیٰ درہ بھر بھی ظم نہیں کرتا ہے) ان حرف مشدہ بفعل
 کلمۃ جلالۃ (اللہ) اس کا اسم لا یعلم فعل مضارع معن معروہ فاعل مذکر غائب ہیں
 ہو کر ضمیر لا شیدہ فاعل مثقال ذرۃ بترکیب اضافی، فاعل اپنے فاعل اور
 سے مل کر جملہ علیہ خبریہ ہو کر خبر ہوا ان کی، ان حرف مشدہ بفعل اپنے اسم و خبر
 سے مل کر جملہ امیر خبریہ ہوا۔ ان الله یرقی ذرۃ بکلمۃ (بے شک اللہ تعالیٰ میرا اور میرا
 رب ہے) ان حرف مشدہ بفعل کلمۃ جلالۃ، اس کا اسم یرقی بترکیب اضافی معطوف
 علیہ واو حرف عطف نہ بکلمۃ بترکیب اضافی معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر
 خبر حرف مشدہ بفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ امیر خبریہ ہوا۔ فاحسبوا ذرا

اس کی عادت کرواؤ) ان رائے سمیت اعتدال، اسم معروہ فاعل لا شیدہ
 مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ علیہ خبریہ ہوا۔ هذا ما لا یستقیم
 (یہ سیدھا راستہ ہے) هذا اسم اتنا و تبتا، حال لا یستقیم بترکیب توصیفی و استعلاہ
 خبریہ مل کر جملہ امیر خبریہ ہوا۔ و انبؤ الاکثہ و الاانوس و اجمی الناس فی ما للہ
 (اور میں ماوراء واد ہے اور سفید داغ والے کو اچھا کر دیتا ہوں اللہ تعالیٰ نے میرے، واد عاظمہ
 انبؤ فعل مضارع معروہ واحد حکم ہیں اتنا ضمیر یونیدہ فاعل الاکثہ و انوس علیہ واو
 حرف عطف الاانوس معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ فعل اپنے
 فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ علیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ واو حرف عطف احی فاعل معروہ
 فاعل المولیٰ مفعول بہ ب حرف جار اد للہ، ترکیب اضافی جو درہ صا، اپنے بدل سے
 مل کر حرف لغو، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور فاعل لغو سے مل کر جملہ علیہ خبریہ ہوا۔ و لکنہ
 معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ علیہ خبریہ معطوف ہوا۔ و لکنہ نہیں عذاب اللہ
 (اور کاروں کیلئے دردناک عذاب ہے) واو عاطفہ حرف جار کہیں حق سم نہ مل ہیں
 حکم کی میرا تیرہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر سبب خبریہ ہو کر خبریہ ہوا۔ اپنے بدل
 سے مل کر ظرف مستقر ہوا ات بٹ کا تہ بترکیب سبب خبریہ، عذاب موصوٰں اپنے
 صفت مستقر ہیں ہو کر میرا تیرہ فاعل صفت مستقر اپنے بدل سے مل کر نہ خبریہ
 ہو کر صفت موصوٰں اپنے صفت سے مل کر مستقر، موصوفہ، موصوفہ، موصوفہ، موصوفہ مل کر جملہ
 امیر خبریہ ہوا۔ و اکس عذاب الیوب (اور تیرا کردار بے شک عذاب الیوب
 عاظمہ اذ کو فعل امر حاضر معروہ بان مل عذابنا بترکیب اضافی معان الیوب
 بدل، مبدل من اپنے بدل سے مل کر معطوف بہ، فعل اپنے فاعل اور معطوف بہ سے مل کر جملہ
 فعلیہ انشا یہ ہوا۔ و انقرآن الحکمیم (اور قرآن ہے حکمت والے قرآن کی) واو حرف جار
 برائے قسم، انقرآن الحکمیم بترکیب توصیفی معروہ جار اپنے معطوف سے مل کر ظرف مستقر
 ہوا اقسے فعل مضارع معروہ کا اقسے فعل مضارع معروہ، فاعل انقرآن، فعل اپنے
 فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشا یہ ہوا۔ انک لمن المؤمنین (بے شک
 آپ رسولوں میں سے ہیں) ان حرف مشدہ بفعل ان ضمیر اس کا اسم مل برائے تاکید میں اس میں
 جار مجرور ہو کر ظرف مستقر ہوا ثابت کا ثابت بترکیب سبب خبریہ، غنی صریح لا یستقیم
 (بے شک آپ صراط مستقیم پر ہیں) علی حرف جار قبل لا یستقیم بترکیب توصیفی مجرور

ہر سے مل کر حملہ فعلیہ جبرہ ہو کر خبر خبر ہوا۔ اے
 فتوت الشیوخہ کہ سہل سہل (پوری سورت پڑھی) اے حرف مشد فعل ہی غیر
 اس کا اسم قنوت فعل ماضی معروف واحد متکلم بافاعل، استوفیٰ مؤکد کما تھا ترکیب اضافی
 تاکید، مؤکد ای تاکید سے مل کر معلول ہر، فعل اپنے ماعل اور مفعول ہر سے مل کر حملہ فعلیہ جبرہ
 ہو کر حرف مشد فعل اپنے اسم خبر سے مل کر حملہ تاکید خبر ہوا۔

اردو جملوں کی تعریف :- خرید قن الکتاب کشف۔
 اکتب التہار کشف۔ الرجال
 سلاہما یدہباں۔ خریدتہ ینہ یقتل مکوا۔ النساء کتھن یقار۔
 تاتل القوم کلہم۔ سلت علی العلماء احیین۔ ینہب الزعماء
 کلہم غداً الی یومئ۔ یوق العالمان کلاہما علی ہذا القطاس۔ العجا
 نفسی خرید۔ اذہب بالمرثیین کلہما۔ التیج عبد الرحمن
 یقرہ القرآن السجید۔ اتکم عمر قبا بالعرسہ۔

(قرآنی جملوں کا ترجمہ) :- الذب رکنہ جمع و موب۔ الفیج رب
 اللاشکۃ (زشتہ) واحد ملک۔

الہدایۃ (راستہ دکھانا) مصدر باب ضرب۔ التوفیج (میلہ کرنا) مصدر باب
 نفع۔ المغمرا (بشت) مصدر باب ضرب۔ الاسم (نام) جمع اسماء (نام)
 انما، انماوات۔ الافہ (معالہ، اختیار، بخاری، حکم، وارث) جمع اموا
 اوام۔ البلاد (دہرا، مصدر باب مع۔ الخند (من بری، دیو) واحد جن
 موت حیتہ۔ الناس (لوگوں) واحد انسان۔ الخند (چھپانا) مصدر باب
 نفع۔ الساعد (قیامت) دت، ایک گھنٹہ، ب، اسی دت) جمع ساعات۔
 الاستیقا (بشت) مصدر باب البقال۔ الابل (گاو) (دکھانا) مصدر باب
 افعال۔ الالباء (انکرا کرنا) مصدر باب فتح، ضرب۔ القیش (سلا)
 مصدر باب ضرب۔

ذ غلہ آدم الاسماء کتھا اور اس نے، آدم علیہ السلام کو سب نام سکھا دیا (واو
 عاقلہ حکم فعل ماضی معروف واحد متکلم بافاعل، سہل سہل ہوا کی خبر پریدہ ماعل آدم معلول
 بہر اول الاسماء مؤکد کما ترکیب اضافی مفعول بہر ثانی، فعل اپنے ماعل اور دونوں
 شہ تاکید مؤکد ای تاکید سے مل کر

مفعول سے مل کر حملہ خبر ہوا۔ قن الکتاب کشف۔ اکتب التہار کشف۔
 اکتب التہار کشف۔ اکتب التہار کشف۔ اکتب التہار کشف۔ اکتب التہار کشف۔
 حرفی الافہ مؤکد کما ترکیب اضافی تاکید مؤکد ای تاکید سے مل کر، بار بار
 ہو کر نام، قما خبر، حرف مشد فعل، اے اسم و خبر سے مل کر حملہ تاکید خبر
 اپنے ماعل اور ثانی سے مل کر حملہ جبرہ۔ اے ماعل اور مفعول سے مل کر حملہ تاکید خبر
 ہوا۔ الافہ من عتہ و ناس اصغین میں مریہ و رجاہوں کا ہم و آہ
 خات اور آدمیوں سے، لا متق معن متقلام تاکید، نون تاکید تعقید، میں اس خبر پر
 ماعل محمد معلول بہر من حرف ماریہ الخند مطعون علیہ و حرف مطعون الناس مطعون
 مطعون میں اپنے مطعون سے مل کر مؤکد، تین تاکید مؤکد ای تاکید سے مل کر، بار بار
 مل کر حملہ فعل اپنے ماعل مفعول بہر و طرف ہو سے مل کر حملہ خبر ہو۔ محمد
 اللشکۃ کلہم (میں) نام و شہ۔ سہل سہل، ماعاقلہ محمد فعل ماضی معروف واحد
 مذکر غائب خبر سے مل کر اللشکۃ مؤکد کلہم، شہ سہل اس کی تاکید ہو کر، سہل سے مل کر ماعل
 فعل اپنے ماعل سے مل کر حملہ خبر ہو۔ افترجت الساعة داسق الفیج (تیار)

قرب ہوئی اور چاند چھٹ گیا) الفیج فعل ماضی معروف واحد موزن ماضی خبر سے مل کر
 الساعة ماعل ماعل، اے ماعل سے مل کر حملہ خبر ہو۔ ہو کر مطعون علیہ و حرف مطعون
 ماعل اسی معروف واحد مذکر ماضی خبر سے مل کر الفیج ماعل سے مل کر حملہ خبر ہو۔ ہو کر
 مطعون علیہ اے مطعون سے مل کر حملہ خبر ہو۔ دت و تاتل الفیج ذکر لک (اور ہم
 نے لکھا کیا تیرے لئے تیرے ذکر کو) داو عاقلہ ماعل ماضی معروف واحد متکلم بافاعل
 نا خبر متصل مفعول بارز ماعل لک بار مریہ ہو کر طرف مفعول ذکر لک ترکیب اضافی معلول
 بہر و فعل اپنے ماعل طرف لغو اور معلول سے مل کر حملہ خبر ہو۔ دت و تاتل الفیج
 آیتنا کتھا مکذّب و الفیج (اور تحقیق کر مے، سکھائی تمام کتابیں دکھائیں پس
 اس نے محسلاً اور انکار کیا) داو عاقلہ لام متعرج براہے حواس قسم قد حرف تحقیق
 اس پر ماعل ماضی معروف جمع متکلم نا خبر متصل مفعول بارز ماعل ماضی معروف واحد
 ترکیب اضافی مؤکد کما ترکیب اضافی تاکید مؤکد ای تاکید سے مل کر معلول ہر ثانی، فعل اپنے
 ماعل اور دونوں معلول سے مل کر حملہ خبر ہو۔ ہو کر مطعون علیہ ماضی معروف واحد متکلم
 مکذّب ماضی معروف واحد مذکر غائب یا ماعل، فعل اپنے ماعل سے مل کر حملہ خبر ہو کر

نحتاجه جلدید من الفضة — عند بکرو قطع من الذهب — ابن مزید
تعالیٰ یقر فی المدارس لاهل السنة —

(قرآنی جملوں کا اردو میں ترجمہ)

الحیل (دستی) جمع جبال و جبل و فاختان — التقطیع (بیوٹا) ٹکڑے ٹکڑے کرنا
کنا (مصدر باب تعیل — التقاطع (رگڑنا) تھوڑا) واحد القطعة — الجید (دکھ کرنا)
مع آجیاد، جینود — الطیر (پرند) الطیر طائر جمع ہے در کبھی واحد پر بھی ملا جاتا ہے
الامر بعبدة (چار) المصد (کھڑک) چھال، مضبوط بنی ہوئی رشتی، لوسے کا ڈھرا، جمع
مسار، افناد — الاخذ (لید بکرا) مصدر باب نصر — اللقاة (طناء) طاقات
لنا، اذ بکھا، استقبال کنا (مصدر باب صبح — الکفر (انکار کنا) مصدر باب نصر —
الذکرک (طب) الاسفل (سب سے نیچے) اسم تعیل باب نصر، صبح جمع اسافل —
الامطار و برسانا (مصدر باب افعال — الاسقاط (رگڑنا) مصدر باب افعال —
المجاسد (چھر) واحد مجس — السجیل (دکھ) السما آسمان، ہر وہ چیز جو تیرے اوپر
ہو، گھوڑے کے پیش، ہر چیز کی چھت، ابرس ادا، گھاس نیکیوں کی رو حمل کے رہے کی ملک
مع سادات، سموات، صمى، انعمه — الجعل (رنا) مصدر باب فتح — الکس
(ٹکڑے) و اعكسفة — الظہیر (دکھ) العرصة (نشانہ) ہمت، قوت، کتنی
لڑنے کا دوا، ازلہ) الایمان (تیس) واحد یمن — التلاوة (پڑھنا) مصدر باب
نصر — التروای (دنا، خوشی) الثاب (کپڑے) واحد ثوب —

ولہم مقام من جلدید (اور ان لوگوں کے لئے جسے کے تھوڑے ہیں) فاذا عافیا
مستاف لہم جار مجرور ہو کفرن مستقر ہوا کائن کا کائن ترکیب سابق خبر مقدم مقام
موصوف من جلدید جار مجرور ہو کفرن مستقر ہوا ثابت کے ثابت ترکیب سابق صفت
موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدائے موخر، مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ صیغہ
خبر ہوا — فی حیدھا حیل من خسران (اس کے گردن میں کھجور کی چھال کی گدائی
فی حرف جار جیدھا ترکیب اضافی مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا کائن کا
کائن ترکیب سابق خبر مقدم حیل موصوف من مسد جار مجرور ہو کر قائم مقام صفت
موصوف، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدائے موخر، مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے

لرحل امیر صریح ہو — فخذ اربعۃ من الحلۃ اس — موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدائے موخر
عافیا جملہ فعل امر جار مجرور ہوا فاعل اربعۃ موصوف من الحلۃ جار مجرور ہوا
صفت موصوف کی صفت سے مل کر مبتدائے موخر، اپنے مل کر موصوف سے مل کر موصوف ہوا
ہوا — وان کثیر من الذی یلقی — یجہلہم لکھو وہاں — موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدائے موخر
اپنے رب کی طاعت کا سار کرتے ہیں، فاذا عافیا حرف مشدّد فعل لہو موصوف من
الناس جار مجرور ہو کر قائم مقام صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر اسم مستوف جار مجرور
موصوف من مضاف الیہ مضاف ہم صیغہ مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف سے مل کر مجرور
مضاف الیہ ہو لقا مضاف مضافات، مضافات اپنے سے مل کر مجرور جار — اپنے مجرور سے مل کر
ظرف خود مقدم ہو اکھروں کا لام مفتوح براہے تاکید لفظ، اسم فاعل اس میں ہم کی
صیغہ پوشیدہ مل اسم فاعل اپنے مل اور ظرف خود مقدم سے مل کر شبہ جملہ صیغہ جار مجرور
نفع، اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ صیغہ ہوا — اق لسمیعین فی الذلک الا سفل من الناس
دے شک من حق لوگ جس کے سب سے بڑے طبقہ میں ہوں گے، ان حرف مشدّد فعل السمعین
اس کا اسم فی حرف جار الذلک الا سفل ترکیب توصیفی در کمال من الناس جار مجرور ہو کر
قائم مقام جار مجرور ہوا مل سے مل کر مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر قائم مقام جار مجرور
نفع، اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ صیغہ ہوا — وقال مونی بصر عیون انی یسئل من
سرتب الظلمین (اور فرمایا موسیٰ علیہ السلام) اے اے دشمنوں میں سے جسے کا رسول ہوں
قال فعل ماضی معرفہ واحد کر نائب صیغہ سے قال موسیٰ فاعل فعل اپنے مل سے مل کر مکمل
حزب ہوا — یا حلفت لاق تم مقام اذ عوفل کے اذ عوفل معارف با داخل موصوف
مفعول بہ ماری فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ ماری سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا — ان حرف
شبہ لفعیل صیغہ اس کا اسم تر موقن موصوف من حرف جار رب الظلمین ترکیب اضافی جار
جار اپنے مجرور سے مل کر قائم مقام صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر جار حرف شبہ فعل اپنے اسم
خبر سے مل کر جملہ صیغہ ہوا — و اطمینا علیہم حتاسرہ من سخیل (اور ہم نے ان پر
نکڑ کے پتھر برسائے) فاذا عافیا مطلقا مل فاعل عافیا مل علیہم جار مجرور ہو کر
ظرف لغو جیسا کہ موصوف من سخیل جار مجرور ہو کر قائم مقام صفت، موصوف اپنی صفت
سے مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا —
فأسقط علیہا کینفا من التہماء ان کفئت منہ الضیق قیلے دیس آپ ہمارے

اور آسمان کے تختے گرد پھرتے ہیں) فاجزائیه استقام فعل امر حاضر مودر
 وناصل علینا جار مجرور ہو کر ظرف ہو کسما موصوف من السماء جار مجرور ہو کر تاسم
 صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ فعل اپنے نازل طرف لغوا اور مفعول بہ
 مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزائے مقدم ان حرف مستتر کنت فعل ناقص ت صیرا
 ام من الضیقین جار مجرور ہو کر تاسم مقام خبر فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ
 خبریہ ہو کر شرط مؤخر شرط مؤخر ہی صرائے مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ شریہ ہوا۔ فلا تظن
 تظنوا تظنوا (پس تم کا فرض نہ کرو کہ ہر گز نہ ہو) تا ما لا یکنون فعل امر
 ہی آئیں است کی غیر و شیدہ اسم سند و برائے تاکید تظنوا موصوف لکھیں
 جار مجرور ہو کر ظرف مستقر ثابت کانت ترکیب سابق صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر
 جزاء مل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ولا تجعلوا اللہ عرسہ
 لا یثابتم کرد ورم اللہ تعالیٰ کما ہے قسموں کا نہ نہ بناؤ) واذ عاقلہ لا تجعلوا
 فعل ہی حاضر با نازل کلمہ جلالت مفعول بہ اول عرسہ موصوف کی حرف جار ایامکم
 بترکیب ان فی مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر تاسم مقام صفت موصوف اپنی صفت سے
 مل کر مفعول بہ ثانی فعل اپنے نازل اور دونوں مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا اور
 جن انشائیہ اکبر (اور اللہ تعالیٰ کی خوشی بڑی ہے) واذ عاقلہ موصوف موصوف من
 حرف جار کلمہ جلالت مجرور جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا ثابت کانت
 بترکیب سابق صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر متبدا و اکبر اسم تفصیل با نازل
 اسم تفصیل اپنے نازل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر جزاء متبدا اپنی خبر سے
 مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ واذ کثیرا من عن آیتنا لظفولوت (اور بے شک
 اکثر لوگ ہماری نشانیوں سے نازل ہیں) واذ عاقلہ ان حرف مشبہ بفعل کثیرا موصوف
 من الناس جار مجرور ہو کر تاسم مقام صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر اسم عن حرف جار
 آیت مضاف تا خبر مضاف الیہ مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار اپنے مجرور سے
 مل کر ظرف لغو مقدم ہوا خافون کلام مفتوح برائے تاکید خافون اسم نازل
 اسم نازل اپنے نازل اور ظرف لغو مقدم سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر حرف مشبہ بفعل اپنے اسم
 و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اجنبوا کثیرا من الظن (زیادہ گمان سے بچو)
 اجنبوا فعل امر با نازل کثیرا موصوف من الظن جار مجرور ہو کر تاسم مقام صفت

موصوف ہی صفت سے مل کر مفعول بہ فعل اپنے نازل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ
 انشائیہ ہوا۔ قطعت لہم ثیاب من النساں ان لوگوں نے مجاہد کے کپڑے
 پھینک دیے) قطعت فعل ماضی مجرور واعدوا من ثیاب منہ سے ماں سمعہ جار مجرور ہو کر
 ظرف لغو ثیاب موصوف من الناس جار مجرور ہو کر تاسم مقام صفت موصوف اپنی صفت
 سے مل کر نائب فاعل فعل مجرور اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
 فان علنا اسر حیمۃ من ربی (اے اللہ! میری بہن سے دل چمت ہے) قال اعلنا من
 لہذا اعتداء سر حیمۃ موصوف من حرف جار ربی بترکیب صانی مجرور جار اپنے مجرور سے
 مل کر تاسم مقام صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر متبدا ہی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر
 مقدر فعل اپنے نازل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(استقام فعل منفیہ و بوا ترطہ ضلالت)

صارت الحیاض علی الفتاوی (میں نے فتویٰ پر یہ نہ تھا) صارت فعل ماضی مودر با نازل
 لیا تہ مفعول بہ علی الفتاوی جار مجرور ہو کر ظرف لغو فعل سیما مل موصوف بہ و رطہ جو
 سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ شریذ یصرب فی البھیوۃ (شریذ پھیل میں تیرے لیے) شریذ
 متبدا یصرب فعل مضارع صرورت میں ہو کی خبر پر شریذہ عامل فی البھیوۃ جار مجرور
 ہو کر ظرف لغو فعل اپنے نازل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر متبدا اپنی خبر سے مل کر
 جو میں خبریہ ہوا۔ لا یصرب احدہا کسی کو نہ لایصرب فعل ہی حاضر مودر
 و مددہ کر حاضر میں است کی خبر پر شریذہ عامل احدہا مفعول بہ فعل اپنے نازل
 مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ان من یضربون فی الارض (وگ میں پر پڑتے ہیں) الناس
 متبدا یضربون فعل مضارع ضارب جمع مد کر نائب فاعل فی الارض جار مجرور ہو کر ظرف لغو فعل
 اپنے نازل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر متبدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
 یضرب الاضال (بیم مثال لوہیا کرتے ہیں) یضرب فعل مضارع با نازل الاضال مفعول
 بہ فعل اپنے نازل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ شریذ یختلف الی (شریذ
 میرے پاس آتا جاتا ہے) اس قسم کی ترکیب گذر چکی ہے (لحق عفاہ مختلفون فی هذا الارض
 زلیذات اس حال میں اختلاف کرتے ہیں) الی عفاہ متبدا یختلفون فعل مضارع با نازل
 جار ہذا موصوف لا من صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور جار اپنے مجرور سے

ہو کہ معطوف و آخر حرف عطف جعل فعل ماضی معروف بافاعل نا ضمیر مفعول بہم خبر
المسلمین جار مجرور ہو کہ طرف لغو فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور طرف لغو سے مل کر حملہ اول
خبر ہو کہ معطوف معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر حملہ موصول ہے صد سے
مل کر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور عاردا اپنے مجرور سے مل کر ظرف سمر ہوا نہ
کاشا بت بترکیب سابق خبر مبتداء اپنی خبر سے مل کر حملہ اسمیہ خبر ہو کہ مفعول بہ فعل
اپنے فاعل مفعول فیہ اور مفعول بہم سے مل کر حملہ فعلیہ انشائیہ ہوا — الذین قالوا
نربنا الله شتونا علیہ الرحمۃ (وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے
ان پر رحمتیں نازل ہوتی ہیں) الذین اسم موصول قالوا فعل ماضی بافاعل ربنا
بترکیب اضافی مبتداء کلمہ جلالۃ خبر مبتداء اپنی خبر سے مل کر حملہ اسمیں خبر ہو کہ
مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہم سے مل کر حملہ فعلیہ خبر ہو کہ حملہ موصول اپنے
حملہ سے مل کر مبتداء متخول فعل معارف معروف واحد مؤنث غائب ضمیر سے مل کر حملہ
جار مجرور ہو کہ طرف لغو الرحمۃ فاعل فعل اپنے فاعل و طرف لغو سے مل کر حملہ خبر
ہو کہ خبر مبتداء اپنی خبر سے مل کر حملہ اسمیہ خبر ہو — تظهر رمضان الذی
انزل فیہ القرآن (رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا) شہر رمضان
بترکیب اضافی مبتداء الذی اسم موصول انزل فعل ماضی مجہول واحد مذکر غائب ضمیر
سے خال فیہ جار مجرور ہو کہ طرف لغو القرآن نائب عمل فعل مجہول اپنے نائب فاعل
اور طرف لغو سے مل کر حملہ فعلیہ خبر ہو کہ حملہ موصول اپنے حملہ سے مل کر خبر مبتداء اپنی خبر
سے مل کر حملہ اسمیہ خبر ہو — لئن هذا الذی تراجمہ (یہ سوڑ سا نکل کس کی ہے)
لام حرف جار من اسم استفہام مجرور عاردا اپنے مجرور سے مل کر طرف مستقر ہوا تابثہ
تابثہ بترکیب سابق خبر مقدم هذا موصوف الذی اجتہ صفت موصوف اپنی
صفت سے مل کر مبتداء خبر خبر مبتداء و خبر اپنی خبر مقدم سے مل کر حملہ اسمیہ ان یہ ہوا —
ما فعلت فیتب (مجھ تو نے کیا کیا ہے) ما اسم موصول فعلت فعل ماضی
معروف بافاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر حملہ فعلیہ خبر ہو کہ حملہ موصول اپنے حملہ سے
مل کر مبتداء طیب خبر مبتداء اپنی خبر سے مل کر حملہ اسمیہ خبر ہو — الکتب کما
علمت الکتابۃ (تو لکھا اس نے کچھ لکھا سکھا یا) الکتب فعل امر حاضر معروف
بافاعل ک حرف جار بانیہ ما اسم موصول علمت فعل ماضی بافاعل ان ضمیر

[illegible]

(اُسُردو سے عربی)

أَكْبَرُ مِنْ أَقْرَانِ - مَنْ قُضِيَ عَنْ الْعَبْرَةِ مَالِحٌ - أَتَدْرِي كَعُودِ أَيْدِي خُلُوتِ
الْأَسْرِ - نَزِيدُ سُرُكَبٍ فِي السَّيَارَةِ الَّتِي هِيَ سَبُوعَةُ السَّيْرِ - أَلَدَانِ نَافِلِ
فَالْمَانِ - الْحَقِيقَةُ الَّتِي هِيَ عِنْدِي تَسْبِيحٌ طَالَعَتْ الْكَتَابَ الَّذِي هُوَ جَدِيدٌ
قَوُوا عَلَى الذِّمِّ هُوَ خَبِيثٌ - النَّسَاءُ كُنَّهْنَ أَسْلَمْنَ - السَّيِّحُ قَرَالِذِينَ
رَاجِعٌ مِنَ السُّوقِ - الْحَاجُّ نَسْأُ أَمْدَ الْوَلَدِ الَّذِي كَانَ يَتِيمًا - لِأَحَاقِنِ
إِلَى الزُّوْبِيَّةِ الَّتِي هِيَ مُزَيَّفَةٌ - الْبُوكُ خَالِدٌ لَفِزٌ - أَكَلِ الرَّجُولِ سَلَاكُهُ -
(بَعْنُ هَذَا الْوَلَدِ -

(تَرْجَمَةُ جُمَلِ الْقُرْآنِ بِالْأَسْرُوتِ)

الابراش (نیک لوگ) واعد مؤثر، جاسق۔ القبطیخ (پہونچانا) مصدر، باب فعیل۔

ہے بل کہ فعلیہ جزیرہ جو کہ معطوف معطوف علیہ ہے بل کہ مصدر موصول
 صلہ سے مل کر اسم ہوا ات کا سات مل، تھیں لہجہ جار مجرور جو کہ طرف موصوفت الکھن کر
 بترکیب اضافی اسم ہوا سات کا مولا جار معطوف علیہ اسم ہے سم و ضر اور طرف لغو سے مل کر
 فعلیہ جزیرہ جو کہ جر ہوا اب کی جر منبہ فعل ہے اسم و ضر سے مل کر جملہ اسمیہ حر ہے ہوا
 (ان الله ذممتكته فيكفون على التثنية) لے نیک اللہ اور اس کے رشتے دھندلے
 ہیں ہی (ان حرف منبہ فعل صلہ جلالت معطوف علیہ واو حرف مللتكته بترکیب
 اضافی معطوف معطوف علیہ ہے بل کہ اسم، یصلون فعل مضارع، عامل محذوف
 جار مجرور جو کہ طرف لغو، فعل ایہ عامل اور طرف لغو سے مل کر جملہ اسمیہ حر ہے جو کہ حرف جر
 بفعل اپنے، سم و ضر سے مل کر جملہ اسمیہ حر ہے ہوا۔ یا ایہا الذین آمنوا صلوا علی
 و سلموا تسلیما (اے وہ لوگ جو ایمان لائے تم ان پر درود پڑھو اور جواب سلام بھیجو) یا توں
 بد قائم مقام اذعو اعلیٰ کے اذعو اعلیٰ مضارع یا اعلیٰ ای معطوف ہا رستہ خبر
 الذین اسم موصول آمو اعلیٰ ماضی، عامل، فعل، ہے عامل سے مل کر جملہ فعلیہ حر ہے جو کہ مصدر
 موصول ایہ صلہ سے مل کر صفت موصول ایہ صفت سے مل کر معطوف بہر نادانی، فعل، ایہ عامل اور
 مفعول بہر نادانی سے مل کر جملہ فعلیہ التائبہ ہوا۔ صلوا اعلیٰ امر بان مل علیہ جار مجرور جو کہ
 ظرف لغو، فعل ایہ عامل اور طرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ التائبہ ہو کہ معطوف علیہ واو حرف عطف
 صلوا اعلیٰ امر جار بان مل تسلیما معطوف مطلق، مل، ہے عامل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ
 فعلیہ التائبہ ہو کہ معطوف معطوف علیہ ہے معطوف سے مل کر جملہ معطوف ہوا۔ والذین
 كفروا و كذبوا بآياتنا اولئک اضعف النار (اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور راستہ
 کی نشانیوں کو جھٹلایا وہ سب درجہ ہیں) واو عطف الذین اسم موصول كفروا اعلیٰ ماضی، عامل، یا اعلیٰ
 فعل ایہ عامل سے مل کر جملہ فعلیہ جزیرہ ہو کہ معطوف علیہ واو حرف عطف كذبوا اعلیٰ ماضی، عامل
 ب حرف جار ایکستا بترکیب اضافی مجرور ہمارا ہے مجرور سے مل کر طرف لغو، فعل، ایہ عامل اور
 طرف لغو سے مل کر جملہ اسمیہ حر ہے جو کہ معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ موصول اپنے
 صلہ سے مل کر مقبلہ اولئک اسم اناء مقبلہ، اضعف اسما بترکیب اضافی جزیرہ مقبلہ
 انجی جزیرہ مل کر جملہ اسمیہ جزیرہ ہو کہ جر مقبلہ ایہی جزیرہ مل کر جملہ اسمیہ جزیرہ ہوا۔ فاقفوا
 اننا لالکئی و قوڈھا اتناش و الجھادۃ (ہیں ڈرو اس آگ سے جس کا امیڑی نشان اور
 پتھر ہے) ف امرایہ امتقوا اعلیٰ امر مل اسما موصوف الکی اسم موصول وقوڈھا تکرکب

اننا لالکئی موصوف معطوف علیہ واو حرف عطف الکی اسم موصول معطوف علیہ
 معطوف سے مل کر جر مقبلہ ایہی جزیرہ مل کر جملہ اسمیہ جزیرہ ہو کہ صلہ موصول ایہ صلہ سے مل کر
 صفت موصول ایہی صفت سے مل کر معطوف علیہ ہے فعل یقفوا اولئک اسمیہ جزیرہ
 معطوف علیہ التائبہ ہوا۔ والذین آمنوا و عملوا الصلوات اولئک اصحب الجہنم (وہ
 وہ لوگ جو ایمان لائے اور یہاں مل لے وہ سب جہنم ہیں، قل یا ایہا الکھن من لا اجد
 قاصدا و ان (میرا ڈاؤ اسے مل کر ب تم کیوں اللہ کی نشانیوں کا کار رستہ ہو) اس
 قسم کی ترکیب گذر چکی ہیں میں یہ قیاس کرو۔ و انہ متہید علی ما تعلمون (اور نہ
 تنائی گواہ ہے اس بات پر جو تم کہتے ہو) واو عطف صلہ جلالت (اللہ) مقبلہ مقبلہ
 متہید میں حق کو کہ صبر پشیدہ عامل علی حرف جار ما اسم موصول تعملون من خبر
 یا عامل، فعل ایہ عامل سے مل کر جملہ فعلیہ جزیرہ ہو کہ صلہ موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور
 خدا یہ مجرور سے مل کر طرف لغو، متہید فعل ایہ عامل اور طرف لغو سے مل کر جملہ اسمیہ حر ہے جو کہ جر
 مقبلہ ایہی جزیرہ مل کر جملہ اسمیہ جزیرہ ہوا۔ ولذین آمنوا یقالمون فی سبیل اللہ (وہ
 لوگ جو ایمان لائے وہ جنگ کرتے ہیں اللہ کے راستے میں، واو عطف الذین اسم موصول
 آمنوا اعلیٰ ماضی، عامل، فعل، ایہ عامل سے مل کر جملہ فعلیہ جزیرہ ہو کہ صلہ موصول ایہ صلہ سے مل کر
 مقبلہ یقالمون فعل مضارع یا اعلیٰ ای حرف جار سبیل اللہ بترکیب اضافی جار ہے
 مجرور سے مل کر طرف لغو، مل، ہے عامل اور طرف لغو سے مل کر جملہ اسمیہ حر ہے جو کہ جر مقبلہ ایہی جزیرہ
 مل کر جملہ اسمیہ جزیرہ ہوا۔ ان قدس کمزوا سب مدہ لہ عذاب عذاب
 (وہ شک وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی نشانیوں کا انکار کیا ان کے لئے سخت عذاب ہے، ان حرف
 مشبہ بفعل الذین اسم موصول كفروا اعلیٰ ماضی، عامل، یا اعلیٰ جار آیات اللہ بترکیب اضافی
 مجرور جار ایہ مجرور سے مل کر طرف لغو، مل، ہے عامل اور طرف لغو سے مل کر جملہ اسمیہ حر ہے جو کہ صلہ
 موصول ایہ صلہ سے مل کر اسم لہجہ جار مجرور ہو کہ قائم مقام خبر مقدم عذاب شدید بترکیب
 توصیفی متداہلے موصوف، متداہلے جو خبر خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ حر ہے جو کہ جر، حرف منبہ
 فعل ایہ اسم و ضر سے مل کر جملہ اسمیہ حر ہے ہوا۔ والذین اکفروا ایہا الذین فی سبیل اللہ
 (اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا وہ جنگ کرتے ہیں شیطان کے راستے میں، مقایلو اولیٰ ما قل
 رہیں شیطان کے دوستوں سے جنگ کرو) ولذین کفروا بقرآن عذاب جہنم (اور ان
 لوگوں کے لئے جنہوں نے اپنے رب کا انکار کیا جہنم کا عذاب ہے) واو عطف لام حرف جار الذین

ضمیر پوشیدہ فاعل من الظلمہ ماد مجرد ہو کر طرف ہو کر طرف لغویاتی
 فعل اپنے فاعل اور دونوں طرف سے مل کر جملہ فعلیہ جبرہ ہوا۔ انظر انت الابل کیف
 خلقت (اونٹ کی طرف دیکھ ایکسا مید کی کیا) انظر فعل امر ماضی ان بان مل الی الابل
 جار مجرور ہو کر طرف لغویاتی فاعل اپنے فاعل اور طرف لغویاتی مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ کیف
 اسم استفہام حال مقدم خلقت فعل ماضی مجہول اس میں بھی کہ ضمیر پوشیدہ و احوال
 ذوالحال ایسے حال سے مل کر ان فاعل مل مجہول ایسے نائب مل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر
 فاعل کی امرت (میں سے برے معاملہ میں ہو گیا) سرید تجبیت الکتابۃ (زید اچھا
 لکھتا ہے) اذکروا اللہ بائسان والھان (راشد کو یاد کرو زبان اور دل سے) لا اصل حیث
 افوز یجیا (میں دلی روئی نہیں کھاتا ہوں) نکو یل توفہ السباطۃ (بکرساؤ کی احتیاد کرنا
 ہے) سنک بیضاؤ (بیرادانت سید ہے) هذا القرطاس ساذج (یہ کاغذ سادہ ہے)
 اس قسم کی ترکیبیں گد برکی ہیں اسی پر تاس کر د۔ الامیاء احیاء فی قبورھم یصلون
 واجیاء زندہ ہیں انہی قبروں میں تار پڑھتے ہیں) الامیاء متبدا احیاء من متبدا اسی صر
 سے مل کر جملہ اسمیہ جبرہ ہوا۔ فی حرف ماضی لغویاتی ترکیب اضافی ہو کر مجرور مار لینے ہو کر
 سے مل کر طرف لغویاتی ہو ا یصلون فعل کا یصلون فعل مضارع با فاعل مل اپنے فاعل
 اور طرف لغویاتی مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ جبرہ ہوا۔ الدعاء مع للعبادۃ (دعا عبادت
 کا معنی ہے) توفیوہ الامعاء الطاهر (یاک یا الی سے وضو کرو) انی اوفیٰ شیخی (بیشک
 میں اپنے پیر کو وضو کروں گا) ان سب محلوں کی ترکیبیں گد برکی ہیں۔ لیس فی السماء
 صحاب (آسمان میں کچھ بادل نہیں ہے) لیس فعل ناقص فی السماء جار مجرور ہو کر قائم مقام
 جز مقدم صحاب اسم موصوفہ فعل ناقص ہے اسم موصوفہ اور جز مقدم سے مل کر جملہ
 ہوا۔ اضمحلی زید صر فی صبر من تا زید سفر کئی مرتبہ ہنسیا) اضمحلت فعل ماضی
 معروف واحد مذکر غائب ضمیر سے خالی ت و تائے کی مفعول بہ سرید فاعل ماضی لا مفعول
 غیبی میں تا ترکیب اضافی صفت موصوفہ اپنی صفت سے مل کر صفت موصوفہ محدود
 اضمحلتا کی موصوفہ اپنی صفت سے مل کر مفعول مطلق فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول
 مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ جبرہ ہوا۔ طلعت الشمس مشرقہ (سورج طلوع ہوا اور
 ہو کر) طلعت ظل امی سرور واحد ماضی غائب ضمیر سے خالی الشمس ذوالحال مشرقہ
 حال ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل مل فاعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ جبرہ ہوا۔

شیخ یا اخی لا تعص اللہ اوائی و شولہ صلا اللہ قوی علیہ وسلم سے یہ
 حال انت قال (اس سے سوال ملے کہ تعالیٰ مایہ السلام ذوالحال سے مل کر جملہ فعلیہ جبرہ ہوا۔ شیخ
 انت کی ضمیر پوشیدہ فاعل مل فاعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ یا توں نام
 مقام ادعو اذ غوا فعل ماضی مع صر من تا زید سفر کئی مرتبہ ہنسیا) اضمحلت فعل ماضی
 فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ لا تعص فعل ماضی ماضی ماضی
 جملہ انت اللہ ذوالحال تعالیٰ فعل ماضی امی امی فاعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ جبرہ ہو کر
 مال ذوالحال اپنے مال سے مل کر مفعول مل فاعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ جبرہ ہو کر
 مفعول مل فاعل اپنے مفعول بہ سے مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ
 انشائیہ ہوا۔ اینجاء العر ال (یہ جاننا ہے) این مفعول نہ مقدم حال فعل ماضی
 الفع ال فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول نہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔
 الاسد یزار (شیر دھاڑتا ہے) صر من زید و یسبت من حیاتہ (زید میرا ہوا
 اور میں اس کی زندگی سے ناامید ہو گیا) قتل زیدہ امی لا تکتہ بالمدس (زید سے میں
 باقیوں کو چھراؤ نہ دے) یوور سے ارڈا (حدیث اخیف حلو (اہل کی بات نہیں کر)
 مکتات اس عد (تیری آواز اگر جبار ہے) الطلیۃ ینظر من استادھم فی المدسہ
 (طلعت مدرسہ میں اپنے استاد کا انتظار کرتے ہیں) جاء کت مک انکریہ (آپ کا گری اڑا)
 افضل ما اتی من الحریۃ (جو اجار یا اسکو پڑھ رہوں) اس قسم کی ترکیبیں گد برکی ہیں۔
 ما اشترویت من الخاتمۃ عندی (جو انگوٹھی میں نے خریدی میرے پاس ہے) ما اسم موصول
 اشترویت فعل ماضی فاعل من الخاتمۃ جار مجرور ہو کر طرف لغویاتی فاعل اپنے فاعل اور طرف لغویاتی
 مل کر جملہ فعلیہ جبرہ ہو کر صلا موصول اپنے صلا سے مل کر متبدا علی کی مفعول یہ ثابت کا
 ثابت ترکیب سابق جز متبدا اسی صر سے مل کر جملہ اسمیہ جبرہ ہوا۔ اتل ما اوحی الی
 حینک (میں اللہ علیہ وسلم) من الکتاب۔ (تو تلاوت کرے کہ کتاب کی تو میرے ہی اصل فاعل مل
 بروی کئی گئی ہے) اتل فعل امر حاضر با فاعل ما اسم موصول اوحی من ماضی مجہول اس میں
 ہو کی ضمیر پوشیدہ نائب فاعل الی حرف جار نیبیت ترکیب اضافی جار مجرور جار اپنے مجرور
 مل کر طرف لغویاتی من الکتاب جار مجرور ہو کر طرف لغویاتی فاعل اپنے فاعل اور طرف
 طرف لغویاتی مل کر جملہ فعلیہ جبرہ ہو کر صلا موصول اپنے صلا سے مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور
 مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ سرید شیخ السنۃ (زید سنت کی پیروی کرتا ہے)

النسراج یثقفہ (جراغ، روشن ہونا ہے) اصل الی الحفۃ عبد الصباح (میں ہنسنے پر صبح کے وقت چوہنا ہوں) ان محلوں کی ترکیب گد رچل ہے۔ فی انی صفت تدریس (تو کس جماعت میں پڑھتا ہے؟) فی حرف جار ای صفت ترکیب اصالی مجرد جار اپنے مجرور سے مل کر طرہ لغو مقدم تدریس محل مضارع ماعل فعل اپنے ماعل اور طرف لغو مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ التائبہ ہوا۔ لعلک تفہم سلاوی (امید ہے کہ توبیری بات سمجھ) لعل کر منہ بفضل ات صیر اس کا اسم تفہم محل مضارع ماعل کلاوی ترکیب اصالی مفعول بہ ہونے اپنے ماعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ جزئیہ ہو کر خبر، حرف شبہ یفعل ہے، اسم و خبر سے مل کر حد اسمیہ التائبہ ہوا۔ کس ینا الفہ الشیخ السعدی رحمہ اللہ تعالیٰ (کر یا کو شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے ایف فرمایا) کس ینا متبدا، الف محل اسی معرور کا صیغہ مفعول بہ الشیخ مبدل منہ السعدی بدل، مبدل منہ ایسے بدل سے مل کر ماعل فعل، ایسے ماعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ جزئیہ ہو کر خبر، متبدا، اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ جزئیہ ہوا۔ رحمہ محل ماضی معرور و واحد مکرر ماضی صیر سے مل کر کلمہ حلالۃ ودا کمال تعالیٰ فعل ماضی، ماضی ماعل اپنے ماعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر حال، ودا حال اپنے حال سے مل کر ماعل فعل ایسے ماعل سے مل کر جملہ فعلیہ معترضہ ہوا۔ یا سیار تو العوٹ الا عظم الجیلانی اسطر ما (اسے سرکار عوٹ اعظم پر رحم فرما جائے) یا حوں بزمانم تمام ادعو محل کا ادعو فعل مضارع ماعل صیغہ مضارع العوٹ موصوف الا عظم صفت اول الجیلانی صفت تالی، موصوف اپنی دوہا صفت سے مل کر مضان الیہ، مضان ایسے مضان الیہ سے مل کر مفعول بہ ماضی، فعل ایسے ماعل اور مفعول بہ ماضی سے مل کر جملہ فعلیہ التائبہ ہوا۔ انظر فعل امر ماضی ماعل نا صیر مفعول بہ ماضی ماعل ایسے ماعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ التائبہ ہوا۔

(اردو کی لغت عربیہ)

قال نریذ لک مرتبہ عبیر مرتبہ۔ صدیقی اسر عبد۔ الثوب الساذج
نصیب۔ استاذ ناشیع السنۃ۔ الناس لیطمون شیعہ ہم۔ نخس
موضا نریذ۔ وفضلنی مکتوبک اکرمیم۔ ما نزال ینقذ قندی خشی
الصباح۔ لعلک لا تنحکن من الکتابۃ۔ لا ازال اکتب حتی المساء۔
اعطنی الجسر یدۃ النقی وصلت الیک۔ نریذ لیس کویم۔ النور الباسطہ

العراج الدی او قدت جلیلا۔ لانا مکتوب عینا او غیا۔ اسبع ما توت
من الکتب۔ الطبۃ ساقیم یحییون القلۃ۔ اقترأ لی الصف الاول۔
انظر الی نریذ۔ اقداسۃ الکتب۔

(اردو میں ترجمہ)

یا نینھا التعلیم (اے طالب علم) ترکیب گد رچل ہے۔ احفظ لی البیت ما قرئت من
الذی من لی المذی سبۃ (تو یاد کر گھر میں وہ سبق جو تو نے مدرسہ میں پڑھا) احفظ فعل امر حاضر
معرون باماعل لی البیت جار مجرور ہو کر طرہ لغو ما اسم موصول قنات فعل ماضی باماعل معرون
جار مجرور ہو کر طرہ لغو اولی فی المذی سبۃ جار مجرور ہو کر طرہ لغو تالی فعل ایسے ماعل اور طرف لغو
مل کر جملہ فعلیہ جزئیہ ہو کر صلا موصول، ایسے صلا سے مل کر مفعول بہ ماضی، مفعول بہ اور طرف لغو
سے مل کر جملہ فعلیہ استانیہ ہو۔ واد التیق العبدیۃ معذم التسلیم علی استادک (ادب
حسب مدرسہ، آؤ پیسے، استاد کو سلام کرو) واد متبدا، واد مفعول بہ معذم تسلیم علی شہود
انتیبت فعل ماضی، ماعل العبدیۃ مفعول بہ ماضی، ایسے ماعل واد مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ
التائبہ ہو کر خبر و آخر، ینقذ تمام ماضی، ماضی ماعل تسلیم مفعول، عمل حرف جار
استاذی، لیس اسالی عور، ما ایسے ماعل سے مل کر ماضی ماعل ماضی، واد
لغو سے مل کر جملہ فعلیہ التائبہ ہو کر خبر و آخر۔ سے مل کر جملہ فعلیہ التائبہ ہو۔ نقذ اذهب
الی صعلک و اجمعت فی القادۃ و ملکت سد اجم من صعت میں، اور چلے وڑھے میں، وڑھے
ہو جاں نقذ حاططہ اذهب فعل امر حاضر معرور، ماعل ان حرف جار صعلک۔ کس سال
مجرور طرہ اپنے مجرور سے مل کر طرہ لغو فعل، ایسے ماعل اور طرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ استانیہ ہو کر مفعول
علیہ واد حرف عطف اجمعت فعل امر حاضر معرور، ماعل فی حرف جار القادۃ مفعول بہ
واد حرف عطف الکتابۃ مفعول علیہ ایسے مفعول سے مل کر مجرور جار، یہ مجرور سے مل کر
طرہ لغو ماضی، ماضی ماعل اور طرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ استانیہ ہو کر مفعول علیہ ایسے مفعول
سے مل کر جملہ مفعول ہوا۔ الناس یساقون الی حکمۃ سن یومہ یومہ روز، کلا یاسر
کرے ہیں) الناس متبدا، یساقون ماضی ماضی ماعل الی حکمۃ جار مجرور ہو کر طرہ
لغو یومہ ترکیب اصالی ماضی ماضی، ماضی ماعل اور طرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ
جزئیہ ہو کر خبر، متبدا، ہی صر سے مل کر جملہ صیر صیر ہوا۔ اظنہ یؤتدو العصابیح

حواشیہ جز ہوا۔ اٹھیں مٹا اڑیعت را کبیا (جسے جے جالیس سوار کو نکست دی) اللہ
 الیا ہا سنیہ فتویٰ صبح عشق طہارتہ را جبال حکومت سترہ ہوا الی جہاد ویدتی ہے) ان
 جہلوں کی ترکیب گذری چکی ہے۔ مینا نایب صف علیہ الصلوٰۃ والسلام مرقداً فی الامام
 الشمس والنفس واحد عشق کو کتباً شہد بین اللہ (سید ابورس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غوراً
 میں سورج اور چاند اور گیارہ ستاروں کی ہے کو سجدہ کہ سترہ سہ (یکجا) شہد نام کب اضافی
 ہو کر مبدل نہ ہو صف علیہ السلام سے ملے مل کر شہد اؤ قد رتے تحقیق مافی معل
 ماضی ماضی الامام جہاد ہو کر ظن ہو الشمس معطون علیہ وادھوں علیہ الف معطون
 وادھوں معطون احد عشق کونکہ جز، منزہ ای قیز سے مل کر معطون معطون علیہ ایہ دھوں
 معطون سے مل کر دو احوال شہدات اسم ماضی ایسے ہو کر غیر و تیدہ فاعل لے جہاد ہو کر
 ظن لغو اسم ماضی ایہ فاعل اور ظن لغو سے مل کر سجدہ اسمیہ ہو کر حال دو احوال ایہ حال
 سے مل کر معطون بہ معل ایہ فاعل معطون بہ اور ظن لغو سے مل کر احد عید یہ ہو کر جز، شہد
 ایہ جز سے مل کر جہاد اسمیہ جز ہوا۔ علیہ جہاد ہو کر ظن مسعر ہوا مار لے کا مار لے
 اسم ماضی ایسے ہی کی صبر و تیدہ فاعل اسم ماضی ایہ فاعل اور ظن مستقر سے مل کر سجدہ جہاد
 ہو کر صبر مقدم الصلوٰۃ معطون علیہ وادھوں علیہ السلام معطون معطون علیہ ایہ
 معطون سے مل کر شہد، مؤخر، شہد، مؤخر ایہ جز مقدم سے مل کر جہاد اسمیہ جز یہ معتر حد ہوا۔
 یا اولد! (اے راکا) ترکیب گذری چکی۔ قلت لک عشق مرقداً (میں نے کھ سے میں
 مرتبہ کہا) قلت فعل ماضی ماضی لک جہاد ہو کر ظن لغو عشق میر مرقداً غیر غیر
 انی تیر سے مل کر قائم مقام معطون شفق معل ایہ مل قائم مقام معطون مطلق اور ظن لغو سے مل کر
 جہاد علیہ جز ہوا۔ وصالقی اتغل علی شخص و تسعین صغیر (سیر ار سال ایہ اوے
 صغیر پستقل ہے) اس قسم کی ترکیب گذری چکی ہے، ان موصی علیہ الصلوٰۃ والسلام مرقداً
 ضرب ابصار الخیال فی حیات منہ اشتعا عشقہ عینا (بے تک حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ
 والسلام نے اپنی لاشی سے تیر براد اتو اس سے بارہ حسے جاری ہو گئے) ان حرف متبغیل
 موصی اس کا اسم نہ حرف برائے تحقیق صبر بکامل ایہ فاعل معطون ہوا اور ظن لغو سے
 مل کر جہاد علیہ جز یہ ہو کر جز حرف متبغیل ایہ اسم و جز سے مل کر جہاد اسمیہ جز یہ ہو کر معطون علیہ
 حرف علیہ الصلوٰۃ معل ماضی معطون واحد نزت غائب صلا جہاد ہو کر ظن لغو
 اشتعا عشقہ غیر عینا غیر غیر ایہ تیر سے مل کر ماضی معل ایہ فاعل اور ظن لغو سے مل کر جہاد

[illegible]

دس منٹ ہو چکے ہیں۔ میں گمان کرتا ہوں کہ وہ (درست) آگے ہے۔ میرے خیال میں آگے ہے۔
 کیا تھے ایسی کھڑی پھر دوسرے ہیں، ان کے ساتھ کوہِ حبشہ، انٹرنیشنل علی ہے۔ ان کے ساتھ
 مردی ہے۔ اسے احمد بٹری کھڑی کیا جا رہا ہے، اس کے ساتھ کوہِ حبشہ۔ ان کے ساتھ
 اچانک بد ہو گئی۔ شاید تو اسے ایسی چالی سی دی۔ میں نے اس کو دیکھا۔ اس کے ساتھ
 بٹری کھڑی کیسی چلتی ہے، یہ تو اس کے ساتھ ہے۔ ان کے ساتھ کوہِ حبشہ۔ ان کے ساتھ
 سوئی تو وہ سکند کو تانی ہے۔ اور دوسری سوئی منٹ تانی ہے اور تیسری سوئی گھڑا تانی ہے۔
 اسے مسجد آج تو کیا جا رہا ہے، میں نے اس کو دیکھا، اس کے ساتھ کوہِ حبشہ۔ ان کے ساتھ
 کئی ہے، وہ دیکھ۔ تم کوں سے کتا میں پڑھتے ہو، میں نے اس کو دیکھا، اس کے ساتھ کوہِ حبشہ۔ ان کے ساتھ
 پڑھتا ہوں۔ کس کے پاس پڑھتے ہو؟۔ مولا، اصحاب الدین کے پاس۔ اس کے ساتھ کوہِ حبشہ۔ ان کے ساتھ
 ہونے ہیں؟ صبح ۱۰ بجے ہے۔ کب تک جاری رہے ہیں؟ ۱۰ بجے تک۔ اسے رشید میری
 کتاب کہاں ہے؟ میں نے اسے دیکھا۔ یہ ہے کیا تو تم اس کے لئے کوہِ حبشہ کئے تھے۔ بعد ان کے جائے
 دستیجے۔ درست کو دیکھو، اس کے ساتھ کوہِ حبشہ۔ اس کے ساتھ کوہِ حبشہ۔ اس کے ساتھ کوہِ حبشہ۔
 جلد آ۔ اور میں نے دیکھا کہ۔ حضور والی آپ کے ساتھ کوہِ حبشہ۔ اس کے ساتھ کوہِ حبشہ۔ اس کے ساتھ کوہِ حبشہ۔
 سے نکال لے۔ میں نے کابینہ میں عز کو ختم کر دیا۔ اس کے ساتھ کوہِ حبشہ۔ اس کے ساتھ کوہِ حبشہ۔ اس کے ساتھ کوہِ حبشہ۔
 دوسرے والے علماء ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے دیکھا کہ۔ اس کے ساتھ کوہِ حبشہ۔ اس کے ساتھ کوہِ حبشہ۔ اس کے ساتھ کوہِ حبشہ۔
 مظاہر ہے۔

(اردو کی تعریف) یا سجدۃ الہ تقدست ساعتک لہیتۃ۔ قد
 دوز حلدن الساعۃ فی الساعۃ السادۃ۔
 ساعۃ نسیر مستقیمۃ الی القرآن۔ قد صار۔ ساعۃ فوق الساعۃ
 الثامۃ۔ حل من رجل ہما۔ ہم یا سیدی۔ اذہب مجد المكتوب والذ
 لی سندیق العرید۔ ابن تہذیب للقرآنۃ۔ یا سیدی الی المذہبۃ العربیۃ
 علی ای شقی تذل العریب۔ زلی من الساعۃ۔ حل من قرأت علم الصیغۃ۔
 الحیر من قد ضرب۔ حل من الی المدرسۃ۔ حتی یسعد الاحتمال السوا
 فی مدرسۃ۔ ساتھی کتب۔ کدس کعدن الوتر۔ ما قال لك الثوی البوکر
 ابن لیکن الذکور عبد اللہ امین احمد حبیب المدرس۔ قد اسمت الکتاب
 کذلک لکن لا کوفت۔ اقی کتب قد توفرت۔ ما اسم العالم الذی اقد زید۔

الکتاب الذی قرأنا بعد۔ لا ک۔ ہما۔ ہی زیدۃ ارجۃ علماء۔ لہ لا
 یکم حالۃ من صیاح۔ اعوم مع اسی عدل۔ بنیرو یا ان یلہت علی اللہ
 مع انہ تیکم من المتق علی الاقدام۔ لا اعانہ الا ربہ۔ عیہ مصی۔
 ولہ ابی لہ سہ تمایب۔ نیت مائتۃ ذاب من الہی سہ۔ نری سیارۃ تصیر
 ولت مائتۃ قسۃ الالاب۔

(تاج محل) القرب (صدی) مع قلوب۔ الصبح (دق) مع صاخب۔
 النیان (عمر) الصنفۃ (یا ک) مع صفات۔
 آغز (آگرہ) بناء (سوار) بناؤں۔

شاہ جہاں دسویں صدی ہجری میں جہد و ستان کے بادشاہوں میں سے عظیم الشان بادشاہ تھا۔ اور اس
 کی ایک بیوی تھی جس کا نام ممتاز محل تھا۔ اور وہ اس سے مت محبت لڑکا تھا۔ اور اس سے نظر سے
 شہنشاہ عالمگیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیدا ہوئے۔ اور وہ شاہ جہاں کی اولاد میں تھے۔ روایت کی جاتی
 ہے کہ ممتاز محل کی جب موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے شوہر شاہ جہاں سے درخواست کی کہ وہ اس
 قبر پر ایک ایسی عمارت تعمیر کرائے جس کی مثال بدست میں نہیں ہو۔ تو اس نے اس کا حکم دیا پس
 آگرہ میں حوما (نہی) کے کنارے ایک عمارت بنائی گئی۔ یہ وہی ہے جس کو تاج محل کہا جاتا ہے
 مورخین کا بیان ہے کہ اس کی تعمیر میں سال میں مل کر سترہ لاکھ روپے خرچ ہوئے اور اس پر
 روزانہ کام کرتے تھے اور وہ دنیا کی عجوبہ عمارتوں میں سے ہے۔

(الناظر) سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور بادشاہ
 نمرود کے درمیان مناظرہ
 الاحیاء (زیدہ کرنا) مصدر اب افعال۔ الاماتۃ (مردہ کرنا) مصدر اب افعال۔ الخادۃ
 (ماں بھڑکنا) مصدر اب مفعول۔ المعجد (رسم) مع اجساد۔ البلیس (بلیس)
 (لہ زہن) مصدر اب مفعول۔ الہیت (مباہرہ کرنا) مصدر اب مفعول۔ کسر مفعول
 اللب (عقل) ہوش) جمع الباب۔
 جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام مرد کے پاس تشریف لے گئے۔ اور حکو، سلام اور بیان
 بادشاہ کی طرف ملایا۔ فرود سے ان سے کہا کہ یہ کون ہے، ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا۔ میرا رب
 وہ ہے جو زندہ کرنا ہے اور مارتا ہے۔ میں کا مطلب یہ ہے کہ جو زندہ کرے اور موت جسوں میں
 پیدا فرماتا ہے وہ میرا رب ہے۔ میں فرود نے یہ مطلب کہہ دیا جس کی وجہ سے میں سمجھا۔

[illegible]

آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے علوم و سیرہ جاریہ اہم اور نوری سے حاصل کیا۔ اور آپ دس سال کی عمر میں علم خاتون اور باطنی کے عالم ہو گئے۔ اور سیرۃ النبیاریہ سیرہ ادریہ تفسیر ذی اور تفسیر سوادریہ کی مشق کی۔ اس لئے کہ آپ اعتدال و عہد ہمارے ہی سے اسلام کی تبلیغ اور شاعت دینا کے شہید الی تھے۔ اور اللہ رب العلیس کی راہ میں جہاد اور جنگ کرنے کے رویداد تھے۔ اور آپ جمعیت و خلافت اپنے والد گرامی علیہ الرحمہ سے حاصل کی۔

اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ماموں سلطان محمود کے ساتھ سو سالہ درمدر کے منع سے بعد عزنی تشریف لے گئے۔ اور کچھ دنوں وہاں قیام فرمایا۔ پھر گیارہ ہزار سواروں کے ساتھ ہندوستان کی طرف اسلام کی آواز کو اس کے گوشہ گوشہ میں طے کر کے پہلے رو۔ ہوئے اور کافرانِ حلال آباد اور سندھ ہوتے ہوئے ملتان پہنچے اور وہاں چار مہینے قیام فرمایا۔ پھر دلی میرٹھ اور بنوں جاتے ہوئے ستر کہ صلیح بارہ بنکی میں تشریف لائے۔ اور اس وقت آپ کے والد گرامی کا جبلیہ کے گوند تھے اور آپ کی والدہ بھی آپ کے والد کے ساتھ تھیں۔

اور جب آپ کی والدہ سے مسئلہ میں کاسکریہ انتقال دیا تو آپ نے اصرار کیا کہ میں ستر تک
 میں تشریف لے آئے۔ اور وہیں مقیم ہو گئے۔ پھر سیدنا غازی مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
 اپنے گورنر کو اسلام کی تبلیغ کیلئے قرب و حجاز میں بھیجا۔ اور ایسے مہرگو اور اسرار صنف الدین
 سرخ رو اور ساٹا و جب کو نواں کو اسلام کی طرف لانے والے مجاہدین کی جماعت کیساتھ ہزارچ
 بھیجا۔ اور جب یہ لوگ ہزارچ ہو چکے، اور توحید کے آداب اس کے اطراف میں پھیلی تو ہندوستان
 کے راجاؤں نے ان کی اقامت کو اہستہ کیا اور ان لوگوں کا کامروہ کر لیا تو ساراسنف الدین
 نے سیدنا غازی کے پاس خط لکھا اور ان کو صورت حال سے مطلع کیا اور ان سے مدد طلب کی۔
 قوسیدنا غازی ستر تک سے نکلے اور، اربنجاں ستر تک کو ہزارچ ہو چکے۔ تو بے رہی مکرش
 لوگ اس وقت تو پیچھے ہٹ گئے۔ پھر ان لوگوں نے خوب تیاری کی اور جنگ کے ارادہ سے
 آئے۔ میں ستر کو اسلام اور ہندو راجاؤں کی فوج کے درمیان ہزارچ کے ملازمین جنگ کے شیعہ
 بھڑک اٹھے۔ اور ستر مسعود دیر کے فاریوں نے قندار کی تخت کے اوپر دونوں کے پیادوں کو

التوجه (دراہوا) مصدر اب تفعل — التوجيه (اصباح) روا (کرا) مصدر اب تفعل —
بهرافش (شہر آش) الکلیمة (اصباح) تفعل (ک) دستر کم خلع مارہ یکی میں ایک حصہ
کام ہے) التمری (کو قول سبائی) جمع شایط — ذو العاھة (معبیت زودہ) رہا
یہ السهم (تیرا بازی) العمل سہ (شہساری) الممارسة (تسحق کرا) مصدر اب مضارع
صاومعنی (سراکار بازی) والده محرم کام) التسیف (تیسرول) مصدر اب تفعل — طس الریم
رنیزہ بازی) التجهز التمدید (حرب تیار کرنا) الضول (سلا کرنا) جڑھائی کرنا) الامیر
الهند (دکنہ) —

وہ اسلام اور مسلمانوں کے مددگار ہیں۔ عاریوں اور مجاہدوں کے رہنما ہیں۔ چچا اسلام کو
 اٹھانے والے ہیں۔ جنوں کے رعب کو توڑنے والے ہیں۔ منت سبھو و جہداء عظام ہیں۔ اللہ
 تعالیٰ ان سے اور ان کے آباد کریم سے راضی ہو۔ یہی ہیں جنگو جندوستان کے مسلمان ہندو،
 مرد، عورتیں اور بچے غازیایاں اور آئے میاں کے ام سے مانتے ہیں۔ آپ کا نسب شریف
 مومنوں کے امیر اور مسلمانوں کے رئیس اعظم سید اعلیٰ مرتضیٰ کریم اللہ تعالیٰ وجہ ازیم سے ملتا ہے۔
 وہ نسب امرار ج دیل ہے۔ سلطان خبیدہ، سلطان مستور، عاری جوئیے میں سالار ساہو عاری
 کے وہ بیٹے ہیں شاہ عظام اللہ عاری کے وہ بیٹے ہیں شاہ عاری عاری کے وہ بیٹے ہیں شاہ طیب غازی
 کے وہ بیٹے ہیں شاہ محمد عاری کے وہ بیٹے ہیں شاہ محمد عاری کے وہ بیٹے ہیں شاہ ملک آصف عاری
 کے وہ بیٹے ہیں شاہ بقل غازی کے وہ بیٹے ہیں شاہ آسان عاری کے وہ بیٹے ہیں شاہ محمد غازی
 کے وہ بیٹے ہیں امیر المؤمنین تاج فیروز خبیدہ، امیر علی کے رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغنیم۔ آپ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ ستر محل کے بطن سے بروز اتوار بوقت صبح صادق اکیس رجب سن چار سو

دعائے الہی کی گواہی اور شیعہ امام سید ابوالحسن علی بن موسیٰ اور امامین سید ابوالحسن علی بن موسیٰ اور
 ماحصل فقہ سید سید علی اور شیخ علی سید موسیٰ اور شیخ علی سید موسیٰ اور شیخ علی سید موسیٰ اور شیخ علی سید موسیٰ اور
 نقالی عنہم جمعین ہیں۔ اور تم جان لو کہ بیشک جب سیدنا شیخ علی بن موسیٰ علیہ السلام نے رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ کے سامنے قطعت کا جھنڈا لٹکایا اور ان کے سر پر غوثیت کا تاج رکھا گیا اور عالم میں اہل
 امام کی خلعت پہنائی گئی اور ولایت دینے اور جیسے کا اعتبار آچر عطا کیا گیا تو علم دیا گیا کہ آپ اپنے
 اس مقام کا اعلان کریں۔ تو آپ نے مجمع عام میں اپنی مجلس بعد ازیں فرمایا یہ میرا قدم شہر
 کے تمام ولیوں کی گردن ہے۔ اور اس وقت یہاں سے زیادہ بڑے بڑے اولیاء آپ کی مجلس میں
 حاضر تھے جیسے شیخ اجل علی بن ہفیتی اور شیخ سید ابوسعید قلیو کا شیخ ابو نعیم عبد القادر
 اور ان کے بھتیجے شیخ الشیوخ تہاب الدین بہروردی اور شیخ ابو عمر عثمان میر فیضی اور شیخ
 ابو محمد عبد الحق حرمی اور شیخ نقباء علیہ اور ان کے علاوہ مشائخ۔ تیسرا نقل یہی ہفتی اس بات کو
 پہنچنے پر مدعی سے کھڑے ہو گئے۔ اور آپ کی کسی کے سامنے جو گئے اور اس پر چڑھ گئے اور سیدنا
 غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدم کو چمکا کر اسکو اپنی گردن پر رکھا۔ اور آپ کے پاس کے بچے داخل
 ہو گئے۔ اور ان سے رنگوں نے ابھی گردنوں کو اس مجلس میں آجکے سامنے جھکا دیا۔ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہم جمعین۔ اور وہ دینا کے گوتے گوتے کے وہ دینا جو اس مجلس افتاد میں حاضر تھے
 تو ان لوگوں نے بھی اسی وقت اپنے سروں کو جھکایا۔ صیحا کہ کیا گیا ہے کہ بیشک شیخ محمد باقر
 نقالی نے اپنا سر نام عبیدہ میں جھکایا۔ در شیخ عبد الرحمن عسکری نے حضور شیخ میں اور شیخ محمد بن
 موسیٰ بصری نے بعد میں اور شیخ حیات میں تیسرا نقل ہے کہ ان میں اور شیخ سید سقاری نے بجا
 میں اور شیخ رسلان نے دست میں در شیخ قیوب اور میں نے سوزی اریق میں اور شیخ محمد باقر
 حسینی قادری نے قاسم اور شیخ عبد بن مسافر نے ہاتھ میں رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمعین۔
 شیخ ابو یوسف قاسم بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بیشک شیخ محمد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم
 دیا گیا کہ کہیں یہ میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔ تو میں نے سترق و عرب کے اولیاء
 کو دیکھا کہ وہ اپنے سروں کو بطور عاکساری کے جھکاتے ہوئے ہیں۔ سوائے ایک جمعی مڑکے۔
 میں انہوں نے حکم کی تعمیل نہیں کی تو ان سے ال کا حال پوشیدہ ہو گیا۔

اور شیخ ماجد کردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بیشک جب شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
 فرمایا "تدعی ھذا علی ہاتھ علی ذل اللہ" تو رونے میں پراس دست کو دل باقی نہ رہے
 مگر انہوں نے اللہ کے واسطے انکساری کرتے ہوئے اور آپ کے منصب کا اعتراف کرتے ہوئے
 اپنی گردن کو جھکا دیا۔ تم جان لو کہ بیشک الشہرب الخامین جل شانہ نے سیدنا غوث اعظم

اور جب الشہرب الخامین نے آپ کو مخلوق کیسوا سے ظاہر فرمایا اور آپ کو مقبول خاص و عام کر دیا۔ تو آپ
 و گروں کے سامنے قہر کر کے اور انکو نصیحت کر کے میں مستول ہو گئے۔ اور آپ کا پہلا علم و غلط سوال
 ۵۲۱ میں منع ہوا۔ اور لوگ آپ کی مجلس و عظام میں دور دراز مقامات سے گھر ڈوں، چھوڑوں، گدبوں
 اور اٹھوں پر آتے یہاں تک کہ حاضرین کی قداد ستر ہزار ہو جاتی۔ اور یاد ہو کہ آپ کی مجلس میں
 حاضر رہتے اور آپ سے سنتے تھے اسے نکلتے۔ اور آپ کی مجلس میں آپ کی نصیحت کی تاثیر سے دو
 تین مرد مر جاتے تھے۔ اور آپ کی کوئی مجلس ایسی نہ ہوتی جو خالی ہو بہر دو نصار تک کے مسلمان ہونے سے
 اور نہ مرنے اور قتل سے تو بہ کرنے والوں سے اور عقائد باطلہ رکھنے والوں یعنی رافضی وغیرہ کے رجوع
 کرنے سے۔ اور آپ کے دست مبارک پر پانچ سو سے زیادہ بیہودی اور عیسائی مسلمان ہوئے۔ اور
 آپ کے دست مبارک پر ایک لاکھ سے زیادہ رافضیوں کا مار ڈالے والوں، اور دوسرے بڑے گناہ
 گواروں اللہ سے دینوں نے توبہ کی۔

اور جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تدریس کیلئے سند صدارت کو ازین بخشی تو آپ کے پاس دنیا کے گوشے
 گوشے سے طالب علم حاضر ہوئے۔ اور آپ سے علم سیکھا اور سعادت کی۔ اور فقہاء کی ایک کثیر جماعت
 نے آپ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ اور بہت سے علماء آپ کی جانب منسوب ہوئے۔ اور آپ اپنے
 مدرسہ میں تفسیر حدیث، فقہ اور کج و جبر کا درس دیتے تھے اور قرآن مجید کو تمام قراءوں کے ساتھ
 پڑھاتے تھے۔ اور جن لوگوں نے آپ سے علم فقہ حاصل کیا وہ آپ کے امامت و سعادت کی ان میں سے
 آپ کے جملہ کفر و فساد میں تھے شیخ امام محمد بن عبد الوہاب اور امام بے نظیر سید تاج الدین
 عبد اللہ بن امام احمد سید شرف الدین عینی اور امام جلیل سید شمس الدین عبد العزیز بن ابی امام سید

جیلانی بر۔ و آجری وغیرہ اب، الحمد للہ بقدرہ العالی۔

(امام احمد رحمہ اللہ)

آپ اسلام اور مسلمانوں کے بانی ہیں۔ رب العالمین کی کتابوں میں سے ایک کتاب ہے۔ سید المرسلین علیہ السلام و التسلیم کے معجزوں میں سے ایک معجزہ ہے۔ عیض ربی کے ام سے شہرہ میں رضی اللہ عنہ القوی۔ شہر ربی شریف میں۔ اشہد انی شہدہ مطابق ۱۲۰۰ھ میں پیدا ہوئے۔ اور وہاں اپنے دادا زاد گوارا امام رب علی علیہ السلام رضی اللہ عنہ و جہدہ لاجن کے زیر نگرانی پرورش پائی۔ اور اپنے والد علیہ السلام مولانا علی علیہ السلام کی ماں بڑی بی بی کے پاس اور علامہ مولانا عبد القادر جیلانی کے پاس تعلیم حاصل کی اور کتب تیرہ سال و اس ماہ کی عمر میں تمام علوم عربیہ کے عالم اور جمع علوم عقلیہ کے ماہر ہو گئے۔ اور اب ام سید آل رسول مازہ وی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سلسلہ عالیہ قادریہ میں ۵۰۰ھ میں حجازی الاخریٰ ۱۲۹۹ھ میں حجاز سے اور ان سے علوم طائفت حاصل کیا۔ اور آپ کی حیات مبارک میں اور علوم کے مدد سے اپنے حق۔ لیکن آبی طبیعت کا میلان پیسہ (اجاد میں) کی جانب تھا۔ اور آپ نے بہت سی دین کی میں تصنیف فرمائی یہاں تک کہ آپ کی تصانیف کا تعداد ہزار سے زیادہ ہو گئی۔ ان میں سے مادی رصوبہ ہے جو ابہ ضخیم (موسیٰ) جلدوں پر مشتمل ہے۔

اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہت سے ان علوم کو رو فرمایا جس کی کتابیں ملت چکی تھیں جیسے تفسیر توفیق، بحر، مقلد، جہد، و دہ۔

اور آپ جب حجاز میں سر پھیں اسلام، حج دربارت کے سے تشریف لے گئے۔ و رب کا علمی دہ ہار و طرف جیلاوتی خدمت میں حرمین کے ڈے بڑے علم، حاضر ہوئے اور وہ لوگ آپ کے دست مبارک پر معیت ہوئے۔ اور آپ سے ورت و علامت حاصل کی۔ وہاں میں سے جن حضرات نے رہاں و فلم سے گما بار اعلان فرمایا کہ بے تک فیکھرت شیخ احمد ماں م زمانہ میں ہی و ملت کے محدث ہیں۔ اور ایشیاد اور اریقہ کے بہت سے علماء امور شریعت و طریقت میں، آپ سے استفادہ کرتے تھے اور آپ کی عظیم سیرت میں سے یہ کہ آپ سید انس و ماں علیہ السلام رافدہ کی سنتوں کو تسلیم اور قلم اور زبان کے درجہ بہت سے کیا۔ اور ہر وقت ہر لحاظ سے کہ تو تک کے لئے کوشش کی۔ اور آپ کی عظیم سیرت میں سے یہ بھی ہے کہ آپ اپنے جس کے نامہ ہی سے جہدہ بہت سے دینوں اور مرتدوں سے بیزار و ظاہر کرتے اور ان پر سخت کرتے۔ ہے اور کی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس بات پر قدرت دی ہے کہ وہ مخلوق کے ہر واطن میں تھو کریں۔ اور اپنا حکم حیات اور انسان پر جاری کریں۔ اور جو یہ ۱۰۰۰ سے پہلے کرے۔ اور انہ کو ہر کریں اور لوگوں کے خیالات پر بات کریں۔ اور عینی مدائے عطا فرمائیں۔ اور پریشیوں اور مصیبتوں کو دور فرمائیں۔ اور زندہ کریں اور مرد کریں۔ اور ملاوڑ زادہ سے اور سفید اراغ وائے کو ستھائیں اور بیماروں کو اچھا کریں۔ اور زمانہ و مکان کو مٹے کریں۔ اور زمین و آسمان میں ایسا حکم کرے اور پانی پر چلیں۔ اور فضا میں پرواز کریں۔ اور لوگوں کے دہانہ کو بھروسہ۔ اور عرب سے حیران کو حاضر کریں۔ اور گذشتہ اور مستقبل کی حیران۔ اور خرق عات احوال کو حاضر فرمائیں۔ قاطبی اعتماد ائمہ سے بہت ساری روایتیں آئی ہیں جو اس بات پر گواہی دیتی ہیں کہ جب تک یہ سارے امور ان کے رب کے حکم سے واقع ہو چکے ہیں۔ جیسا کہ امام زمانہ نور الدین، ابو الحسن علی شطرنوی اور امام اجل غنیف الدین محمد اللہ اور ان دونوں کے علاوہ حضرات نے اپنی کتابوں میں ذکر فرمایا ہے۔ شیخ غریب مسعود نیز اور شیخ ابو حفص عمر کیسانی سے روایت ہے دو روایتیں نے فرمایا کہ ہمارے مہر شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مجلس میں عام لوگوں کے سامنے فضا میں چلتے تھے۔ اور فرماتے تھے سورج نہیں طلوع ہوتا ہے جب تک کچھ کو سلام نہ کرے اور سال آتا ہے اور نئے سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا ہے اس کے بارے میں جو کچھ امیں ہونے والا ہے۔ اور میرے آتا ہے اور مجھے سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا ہے اس کے بارے میں جو کچھ امیں ہونے والا ہے۔ اور وہ آتا ہے اور مجھے سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا ہے اس کے بارے میں جو کچھ امیں ہونے والا ہے۔ اور میرے رب کی عزت کی قسم بیشک نیک بخت اور بد بخت لوگ میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ میری آنکھ کو محفوظ پسہ۔ میں علم الہی کے سنہ روں میں عوط زلی ہوں۔ اور اس کے مشاہد میں مستغرق ہیں۔ میں تم سب پر اللہ کی دلیل ہوں۔ میں زمین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب اور ان کا دارت ہوں۔

اور آپ نے رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام کو زندہ کرنے اور مسلمانوں کے دین کو نیا کرنے اور فقہار اور محدثین کی فوج بنانے اور علماء و شاخ اور صاحب جس کی فوج کو صفت کی امتاعت اور شریعت کی ترویج اور دین کی حمایت کیلئے کھڑا کرے کے بعد ان کے سبب الآخر ۵۰۰ھ میں حلیت فرمائی۔ پس انصار احسن النی یقین ان سے راضی ہو اور درود و سلام نازل ہوا فضل الرحمن سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے تمام آل اور صحاب اور ان کے بیروکار اور ان کے فرزندان عظیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نورانی روزنامہ
992770758

میں سے ہے کہ جنگ آپ سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کے لئے وہاں جنگ
جس وقت کہ ہندوستان کے دشمنان رسول نے ایسے اقوال جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی شان میں شائع کیا۔ اور اسی میں ہے کہ اپنے الگ سے فرق اہل جیسے قادیانی،
یحوی، فلسفی، یہودی، عیسائی، مجوسی، ہندو قوم، دیوبندی، رافضی، خارجی، وہابی، دیگر
اور ہندو وغیرہ کے ادبیں کتابیں تصنیف فرمائیں۔

اور آپ بڑے بڑے علماء میں سے آپ کے بڑے صاحبزادے خوجہ الاسلام مولانا شاہ عابد رضا
خان اور آپ کے چھوٹے صاحبزادے مفتی اعظم شاہ معظّم رضا خان عالم شہیر محدث کبیر
سید محمد عبدالحق حسنی فاسی بن سید عبدالکریم جو باشندہ ہیں بلاد مغربی افریقہ کے، رئیس العلماء
مولانا شیخ صالح لال مدثر رف کے مفتی تھے اور ناصر حلیل مولانا سید اسمعیل بن مولانا
سید حلیل سی مولانا شیخ علامہ محمد عابد بن حسین مکر معظم کے مفتی مالکیہ۔ مولانا شیخ
عبدالقادر بن مولانا شیخ احمد ابوالنحیر میر داد سکنی، مولانا سید عبدالرشید سلطان علی۔ مولانا
سید سامان ولد مولانا علی محمد علی، مولانا سید علوی بن مس اللغات دہلی میں تھے مولانا صاحب الزماں
مبارک دہلی، راس فقہ بن سید نعیم الدین مراد آبادی، قاض القضاۃ امجد علی، شیخ الحدیث
سید ابداؤطنی ملک العار، مولانا فیض الدین مبارکی، نقیب اعظم مولانا ابو یوسف محمد شریف پنجابی،
مولانا عبد السلام صل پوری اور ان کے علاوہ بہت سے مشہور علماء ہیں۔ رحمہم اللہ تعالیٰ۔

۱۰ آیت ۲۵ صفحہ ۳۴ پر درج ہو بارگاہ جگرہ ۳ منٹ پر انتقال فرمایا مطابق ہر اکابر
۱۱ آیت ۲۶ جان نیک بے شک تمام علماء و مشائخ اس بات پر متفق ہیں کہ بے شک امام
احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو دوسری صدی ہجری کے مجدد ہیں۔

(حَافِظِ دینِ مُلّت)

بانی الجامعۃ الاشرفیہ عسکری یونیورسٹی صبار کپور۔ قدس سرہ العزیز
آپ عبد العزیز حافظ علامہ نور بن ^{۱۳۱۴ھ} عبد الرحیم مراد آبادی ہیں۔ حافظ دین و ملت۔
تفریق علوم کے جامع، علوم اسلامیہ میں ممتاز زمانہ، فنون عقلیہ میں نادر و درکار، اسلام
اور مسلمانوں کے خدمت کار اور بانی الحکومت الاشرفیہ اور علماء پیدا کرنے والے ہیں۔
آپ کے بچے پیکلہ شری ^{۱۳۱۴ھ} حافظ ملت بروز دشمنہ ^{۱۳۱۴ھ} موضع جھوڑ ضلع مراد آباد (پنجاب)
میں پیدا ہوئے۔ آپ کے دادا بزرگوار نے آپ کا نام شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ کے نام

پروردگہا۔ اور فرمایا: تقریب یہ میرا بنیادین کا بڑا عالم ہوگا۔

آپکی زندگی

اپنی مہر پر مشتمل خانقاہت ایک غریب خاندان میں، نیک دینی، ہدایت یافتہ اسلامی ماحول میں پروان چڑھے۔ اور آپ کا خاندان بزرگ اور شرافت میں مشہور تھا۔ اور آپ کے والد گرامی اور دادا بزرگوار دیندار تھے۔ اور آپ کے خاندان کا ہر فرد ایسی رنگ پر نہ تھا تھا۔

آپنی تعلیم

آپ کی تعلیم | حافظاتِ تعلیم میں اپنے باپ و ادا کے طریقے پر چلے۔ پس اپنے قرآن مجید اپنے والد بزرگوار کے پاس حفظ کیا۔ اور ابتدائی درجوں کی تعلیم مکمل کی۔ اور فادس کی ابتدائی تعلیم مولوی عبدالحیہ مراد آبادی اور حافظ نور بخش سے اپنے وطن ہی میں حاصل کی۔ پھر اپنی تعلیم شعلعلہ جرنی۔ اور آپ اپنے وطن ہی میں حفظ القرآن میں مدرس اور بڑی جامع مسجد میں اسام مقرر ہو گئے۔ اسی طرح پانچ سال گذر گئے۔ پھر آپ اعلیٰ تعلیم کی طرف مائل ہوئے۔ اور جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں داخلہ لیا۔ اور اسیس تین سال تک تعلیم حاصل کی۔ لیکن شرح جامی سے اچھے درجہ سکے۔ پھر آپ دوسرے مدرسہ اور مہربانی و مخلص استاد ذکی تلاش کرنے لگے۔ یہاں تک کہ صدقات علیہ نقیہ اسلامی میں ممتاز علامہ الحاج علی اعظمی (مؤلف) بہادر شریعت) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ استوائ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنا مقصد بیان کیا۔ تو آپ نے قبول فرمایا۔ اور مدرسہ نعیمیہ امیر شریعت میں آنے کا حکم دیا۔ تو حافظت نے اس مدرسہ میں شوال ۱۲۲۲ھ میں داخلہ لیا اور پڑھتے رہے۔ اور شیخ جلیل صدر الشریعہ سے اپنے مابصورت شیخ کبیر محبت اعظم پاکستان مولانا سید احمد رحمتہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۸۲ھ) اور شیخ انور مولانا غلام جیلانی سید بھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ توفیق بشیرہ القاری و بشیرہ القاری و بشیرہ القاری) اور مجاہد ملت مولانا حبیب الرحمن اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ان لوگوں کے علاوہ کئی ساتھ استفادہ کرتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ نے اپنی تعلیم مکمل فرمائی اور علوم و معارف کے حامل ہو کر ۱۲۵۵ھ میں سند فراغت حاصل کی۔ اور اسیس کوئی شش ہیس ہے کہ صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی توجہ آپ کی طرف زیادہ تھی۔ اور آپ کو بڑا مانعہ پہنچا یا یہاں تک کہ حافظت کی شخصیت کو تاریخی کی ان بڑی شخصیتوں میں سے بنادیا جس پر زمانہ فخر کرتا ہے۔

صبار کیسے ماریا کی تشبیہ آوری | حافظ ملت تعلیم کی تکمیل کے بعد شیخ صدر الشریعہ کی خدمت میں شہر بولی شریف میں سال بھر تک رہے۔ اور اس زمانے میں شیخ صدر الافاضل ہونا سید نجم الدین مراد آبادی (مؤلف خزان العرفاء) نے آپ کو شعبان ۱۲۵۰ھ میں آگاہ کیا کہ جامع مسجد امام شہر کو زلزلہ آواز پڑنے انکار کر دیا اور کہا کہ میں ملازمت نہیں کر دوں گا۔ اور حافظ ملت اسلام کی بے لوث خدمت کرنا چاہتے تھے۔

لیکن شیخ عبدالرشید نے انہیں اسی سال بریلی تشریف طلب فرمایا اور ان کو مدرسہ مبارکپور ضلع اعظم گڑھ میں تدریسی خدمت کرنے کا حکم دیا تو حافظ ملت نے استاد کے حکم کو ماننے ہوئے مبارکپور ۲۹ سوال ۱۲۵۰ میں اپنی تشریف آوری سے شرف فرمایا۔ اور مدرسہ میں مشغول ہو گئے۔ اور تدریس و تعلیم پر تیس سال کے لیے جسے تک بنایت رعب و بدبہ شان و شوکت اور اقامت کثرت کے ساتھ بلند مرتبہ ہو کر مقیم رہے۔ جس سے مثالیں دی جاتی ہیں۔ اور جسکی طرف رحمت سفارہا جاتا ہے۔ اور ہم حجاز بآب سے طلبہ آتے ہیں۔

اور آپ صرت ایک قابل مدرس ہی نہیں بلکہ ایک ناب خطیب بھی تھے۔ اور ہندوستان کے مختلف اہل کادورہ فرماتے تھے۔ اور اپنی خطابت سے خلیع اسلام ڈالتے تھے۔ جس طرح آپ ایک مدرس و خطیب تھے اسی طرح ایک مصنف بھی تھے۔ اور ہندکن میں بھی تصنیف فرمائی جن میں سے **حاشیہ الحدیث و فتاویٰ عربیہ اور الصباح الخدیہ** موجود ہے۔ جس سے فائدہ یونہی ہی رہا ہے اور ان کے علاوہ کئی مفید کتابیں۔ اہم انہی پوری توجہ مدرس کی جانب تھی۔ اور مدرسہ کی ترقی کیلئے ہمیشہ کوشش کرتے رہے۔ اور اس راستہ میں اپنی پوری جدوجہد کرتے رہے اور ترقی دینے رہے اور اسکو آگے بڑھاتے رہے۔ اور مدرسہ کو جامعہ کی شکل میں تبدیل کرنے کا عزم مصمم کر چکے تھے آخر کار انہیں کامیابی نصیب ہوئی۔ اور جب آپ مبارکپور تشریف لائے تو مدرسہ اشرفیہ کو ایک مکتب کی شکل میں پایا۔ تو پہلے آپ نے اسے مدرسہ کی شکل میں ترقی دی۔ اور اسے مطمئن نہ ہوئے اور جن سے نہ بیٹھے بیان تک کہ اسکو یونیورسٹی تک پہنچا دیا اور جب جاموں کی تکمیل فرمائی تو دنیا سے رخصت فرما گئے حضور حافظ ملت نے کئی ایک لافانی کارنامے انجام دیے جن میں سے ایک **الجمعة الاثنیثہ** کی تعمیر ہے۔ جو بلاشبہ یہ الیسا کارنامہ ہے جسکو ہندوستان میں آپ سے پہلے کسی نے نہیں انجام دیا۔ حافظ ملت کے دل میں ایک زمانہ سے اہستہ کیلئے ایک بڑے جامعہ کی تعمیر کی خواہش موجزن تھی۔ اور اس مبارک مقصد کو پانے کیلئے آپ انتہائی کوشش کرتے رہے اور اس کے ورہے رہے۔ حتیٰ کہ پروردگار عالم نے اس عظیم امر کی توفیق بخش اور ۱۳۹۰ھ مطابق ۱۹۷۱ء میں حضور مفتی اعظم ہند شاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دست مبارک سے جامعہ کاسنگ بنیاد مبارکپور میں رکھا گیا۔ اور ایک ہی سال میں اسکی تعمیر مکمل ہو گئی اور آج کا نام ہو گئی۔ اور ۱۳۹۰ھ میں جامعہ کی عمارت مکمل ہونے کے بعد ہی اسکا درس و تدریس کا کام شروع ہو گیا۔ اور آج جو عظیم تعلیمی خدمات میں مشغول ہے۔ اور بابر ترقی کرتا رہے گا، اور اسکی خدمات روز بروز زیادہ ہوتی رہے گی۔

ان کارناموں میں **علماء کاکے دستار کشی** حضور حافظ ملت عابدہ علیہ السلام نے اپنے ماہ شباب میں تمام دن ہمیشہ تدریسی خدمت انجام دیتے رہے۔ حتیٰ کہ اپنے اس دور میں درس و تدریس ان اپنی ذات ہی۔ اور مشہور ممتاز علماء و مصلحین دینی اور مدرسین کو پایا فرمایا۔ یہاں تک کہ آپ اس بارگاہ سے وفات پا ہوئے علمانی تعداد انکو اس سے زیادہ ہو گئی۔

ان کارناموں میں سے **مبارکپور میں بنی مسجد جامعہ تعمیر** اس جانب سے جو سنگ بنیاد رکھا گیا اور چند سالوں میں اپنی تعمیر مکمل ہو گئی۔ اور بلاشبہ یہ مسجد اعظم گڑھ کی سب سے بڑی مسجد ہے۔ بلکہ اس جیسی مسجد ہندوستان کے اکثر ضلعوں میں نہیں پائی جاتی۔ اور اس میں جامعہ اور مدارس کی کئی شاخیں ہیں۔

آپ نے مبارکپور میں بروز روز شنبہ جاری ۱۳۵۰ھ میں دوسری نصف شب مطابق ۱۳ مئی ۱۹۳۱ء میں رحلت فرمائی۔ اور ابراہیم جامعہ کے دارالافتاء کے سیلو میں زیارت گاہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے مدد کو ضرور فرمائے۔ اور انہیں اپنی جنت کے رطاب میں جگہ عطا فرمائے۔ وصی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی افضل صغیرہ نبینا سیدنا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین ۵

(جواہر علیہ)

ہشک کشا امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و رضائے فرمایا ہم اپنے بارے میں پروردگار عالم کی تقسیم سے راضی ہیں کہ ہمارے لئے علم ہے اور جاہوں کے لئے مال ہے)

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا۔ (مخلوق میں سب سے بہتر میرے سردار و محبوب الطین کے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پرستہم جو خوش خبری دینے والے، ڈرانے والے، ہاشمی (خاندان والے)، بزرگی و شرافت والے، شفقت کرنے والے، مہربانی کرنے والے پر جو احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام سے موسوم ہیں)

و آپ سے زیادہ حسین میری آنکھ کے کسی نہیں دیکھا، اور آپ سے زیادہ خوبصورت کسی گھورتوں نے نہیں دیکھا، آپ سے جیسے پاک ہوا گئے ہیں گویا کہ ایک نورانی (مشتاق) کے مطابق یہ پاک گویا) امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا۔ و آپ کی ذات وہی ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی غرض سے آنکھ کو کھولا

بنایا تو کیا سیاب ہو گئے ملائکہ وہ اپنے آپ ہیں (اور حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنی آزمائش
کی گھڑی میں آج بیکار تو کیا کرتے ہیں ان کی نصیب راضی ہو گئی) (اور اپنے حکم خدا کو انکھ میں
دو بارہ بینائی عطا فرمائی) (اور ابن حصین کو اپنی شفا سے صحت عطا فرمائی) (اے جن و انس میں سے بے
بزرگ اور اے مخلوق کے عہد و ذخیرہ مجھے بھی اپنی بخشش عطا کیجئے اور اپنی رضا سے راضی ہو جائیے
دیں آپ کی بخشش کا شتاق ہوں وادائی ایک ابو حنیفہ کے لئے ساری مخلوق میں آپ کے سوا کوئی نہیں ہے)
امام ابو بصیر رحمہ اللہ قصیدہ درود رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھی کہ ربما یستغنی عنک کل شیء کرتے اور ان سے مطلب
کرتے ہوئے فرمایا۔ (اے مخلوق میں سے بے بزرگ آپ کے سوا کبھی کوئی نہیں ہے جس کی ہر چیز آپ پر بیاضانی
کے وقت پہنچاؤں) اس لئے کہ بے شک دنیا اور اس کا مال آپ کی بعض بخشش ہے اور روح و حکم و حکم و حکم
آپ کے ملام کا بعض حصہ ہے) (مسندنا عوث اعظم بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بلند مقام کی
خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا) (میں اللہ تعالیٰ کی تمام سرزمین کو رانی کی طرح اتصال کے طے پانے پر دیکھ
راہوں) (اللہ تعالیٰ مجھے تمام مہلکوں کا سرور بنا دیا ہے میں میرا ملک ہر حال میں نافذ ہوتا ہے)

(نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کچھ احادیث کریمہ)

جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔

۱۰ احمد شہنشاہ ابن مجوزی رحمہ اللہ نے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عرب و عجمی زمانہ

۱۷۷۔ (صلوات علیہ وسلم) ہر شخص میری رضا کا طالب ہو اور میں آپ کی رضا کا طالب ہوں۔

(۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے صلی اللہ علیہ وسلم پر نبی مبعوث کیا ہے، میں نے تم کو میری حقیقت کو میرے سب کے سوا کسی نے نہیں پہچانا۔

(۳) ام الدینیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ اگر میں جہنم کو دیکھتا تو میرے ساتھ سونے کی باریک چوڑی لے جاتا۔

(۴) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو علم طلب کرنے کیلئے نکلا تو وہ اللہ کے راستے میں ہے یہاں تک وہ ابس جو جائے۔

۱۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر امت کا سناٹا اس وقت ہوتا ہے جب تک کہ اس میں نبی نہ ہو۔

۱۱ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کی رات لوگوں میں سے زیادہ کچھ سے قریب رہو گا جو کچھ پر راہ درود بھیجتا ہے ۔

و اما حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی دیکھا ہے۔

وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تھے ان کے والد ابراہیم علیہ السلام نے ان کو بتایا کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے کہ تم کو نبی بنا دے۔

(۶۹) حضرت عبدالرحمن بن عائشہ میں اللہ تعالیٰ نے ہر ایک سے ان کے لیے ایک کھانا رکھا جس سے ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء آتی رہتی تھی۔

یہاں کہیں سلسلہ میں ہر شے فٹ کرتے ہیں تو میں نے عرض کر کے تو خوب مانا ہے وہ آیا تو ہے است قدرت کو یہ ہے
دو ہفتے سا ہے کہ دریاں دکھا تو میں نے اصل خدا کا اپنی سچائی کہ دریاں بال تو میں تو خود میں اور آسماں میں ہے سارا رنگ

(۱۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اپنے عیسیٰ کے درود کو سناؤں گا اور تم جانتا ہو کہ اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے فرمایا ہے۔

۲۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے شاگردوں کو کہا کہ میں تمہیں چھ سال تک تمہاری تعلیم دے گا اور اب اسے ختم کر رہا ہوں۔ تم میری بات سنو اور میری بات کو یاد رکھو۔ میں تمہیں چھ سال تک تمہاری تعلیم دے گا اور اب اسے ختم کر رہا ہوں۔ تم میری بات سنو اور میری بات کو یاد رکھو۔

جو اللہ کی نوا کو محبت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی نوا کو محبت رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی نوا کو محبت رکھتا ہے۔

۱۳۱ حضرت جوہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشاورہ کیا تو مجھے ایسے ہی

جورحان کو محبوب میں راہیں پر چلے ہیں۔ نیز ان میں جلدی ہیں۔ سبحان اللہ و عظمیٰ سبحان اللہ عظیم۔

(قرآن حکیم کے چند آیات)

(۱) بے شک تہا ہے پاس منہ کھلے ایک نور آلودہ روشن کتاب۔ (۲) اے ایمان والو! بے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمانی پر کفر پسند کریں۔ (۳) اور حرام نہیں مٹنے اس چیز کو جسکو حرام کیا اللہ

اور اس کے رسول نے (۳) اور اللہ ہی کا قول (۴) - (۵) تم فلا کیا اللہ اور اس کے رسول نے تجھے
جو چاہے نہ بناؤ تم فلا (۶) چیکے مسلمان ہوگا (۷) اے غلبہ کی خبر دینے والے ہی حاد و فاد کا دونوں اور سنا نقول را

اور ان پر سختی کر۔ (۱) اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ قصوں نے دکھا اور بے شک حضرت ابن مسعودؓ نے کوکب کے

[illegible]

اللہ کی رحمت سے ناسید نہ ہو۔ (۱۲) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کاذبوں پر سختی ہے۔
 اور آپس میں نرم دل۔ (۱۳) اے ایمان والا اپنی آواز میں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے نبی کی آواز سے۔ (۱۵)
 اور غیب نہ اٹھنڈو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔ (۱۶) ادھیں نے جن اور آدمی اتنے ہی لئے بنائے کہ میری بندگی کریں۔
 (۱۷) اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور ملائکہ کیلئے ہے منافقوں کو نہیں۔ (۱۸) غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط
 ہیں کہ اسوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ (۱۹) اللہ یہ نبی غیب بتانے میں پھیل نہیں۔ (۲۰) کہ تمہیں تمہارے رب کے
 نہ چھوڑا اور نہ کدوہ جانا اور بیشک پھیل تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہے اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دیکھا
 کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔ (۲۱) اے محبوب بیشک ہم نے تمہیں بیشمار خوبیاں عطا فرمیں تو تم اپنے رب کیلئے ناز پر عوا اور
 قربانی کرو بیشک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خبر سے محروم ہے۔ (۲۲) تم فرما ڈوہ اللہ ہے وہ ایک ہے، اللہ بے نیاز
 ہے نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی حصہ۔
 سنو!۔ مذکورہ آیات کے ترجمے کنز الایمان سے لئے گئے ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فَاَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تَعَالٰی عَلٰی ذٰلِكَ
 وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی وَبَارَكَ وَسَلَّمْ عَلٰی النَّبِیِّ الْكَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ
 وَاٰمِنَةً الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ الْجِلَانِیِّ وَالْمَجْدِ الْاَعْظَمِ الْاِمَامِ اَحْمَدِ
 الْبَرْیلَوِیِّ وَشَیْخِنَا الْمَكْرَمِ الْمُفْرَ الْاَعْظَمِ مَوْلَانَا الشَّاهِ مُصْطَفٰی رَضَا خَانَ النَّوَوِیِّ
 الْبَرْیلَوِیِّ۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

محمد انور علی نور محمدی منظر القاری

دارالعلوم حمایت العلوم گیمپور گرنٹ اتورہ گوندہ پوری

۱۲ ذی قعدہ ۱۴۱۱ھ مطابق ۸ جون ۱۹۹۰ء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ